بزم آخر

یعنی

شہرِ دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

جس میں بطور مکالمہ ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانہ سے ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ
اخیر بادشاہِ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے ظاہر و مخفی برتاو - عادتیں - رسمیں خانگی معاملات
طرز معاشرت دربار اور سواری کے قاعدے جشن اور نذروں کے قرینے



میلوں کے رنگ تماشوں کے ڈھنگ مردوں میں مردوں کی سی بول چال عورتوں
میں عورتوں کی سی بات چیت مع تصاویر سواری و دربار درج ہے مالکانِ مطبع کی
طرف سے تصنیف اور رجسٹری ہو کر ۱۸۸۵ء عیسوی

مطبع ارمغان دہلی مین منشی آغا مرزا کے اہتمام سے چھپی

قیمت مع جلد عہ
محصول ڈاک ۲ر

بزمِ آخر

یعنی

دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریقِ معاشرت

رباعی

صبحِ عشرت کی شام ہوتی ہے	بزمِ آخر تمام ہوتی ہے
ہاں اجل آج آجو آنا ہے	انجمن اختتام ہوتی ہے

یوں تو خود ہی دنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب کھاتی رہتی ہے لیکن بعض عبرتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اُن سے صاحبِ ہوش ہوش پکڑتے اور اپنی آئندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہیں۔ یہیں نہیں بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرما کر اُسی سے ہونہار نتیجے نکالتے ہیں چنانچہ جن کی طبیعتوں میں خدا تعالیٰ نے یہ صلاحیت اور جوہرِ لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل میں سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہیں بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفے	کزاں پندے نگیرد صاحب ہوشش
وگر صد باب حکمت پیش ناداں	بخوانند آیدش بازیچہ در گوشش

چونکہ بقا ذاتِ باری کے واسطے مخصوص اور فنا ہمارے لئے ہر دم موجود ہے اسلئے مناسب ہے کہ زمانہ کتابِ انقلاب کے جو جو ورق اُلٹتا جاے ہم اُسکی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور گزشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس رکھتے جائیں تاکہ ہمیں زمانہ گزشتہ اور آیندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل کا سبق ملتا رہے اور ہم اپنے اِس چند روزہ عروج پر حد سے زیادہ نازاں نہوں بلکہ اُن امور کی اصلاح میں کوشش کریں جنہوں نے پچھلوں کو کہیں کا نرکھا اور اگلوں کے ساتھ بھی شاید ویسا ہی سلوک کریں پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہانِ دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کے طریق معاشرت کا ہوبہو وہ ذکر لکھیں جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلوں کے کان ہمیشہ ترستے اور آنکھیں دیکھنے کو پھڑکتی رہینگی تو کچھ بیجا نہیں بلکہ اُنکی قوم کے واسطے بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار ہے

کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور بزرگوں
سے سننے والے آدمی موجود ہیں پھر وہ کہاں اور ہم کہاں ؟
کوئی دن کو یہ ذکر بھی خواب وخیال ہو کر مٹ جائیگا۔لہذا مالکانِ
مطبع ارمغانِ دہلی نے یہ کام منشی محمد فیض الدین صاحب ملازم
قدیم جناب والا اخطاب صاحب عالم وعالمیان مرزا محمد ہدایت افزا
عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور ومبرور شہزادۂ دہلی کے
جنہوں نے بچپن سے قلعۂ معلےٰ میں ہوش سنبھالا اور شہزادۂ
ممدوح کی خدمت میں رہکر بہت کچھ واقفیت پیدا کی تھی سپرد کیا
اور خود بھی صرفِ کثیر کے علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک
عرصہ میں یہ سارا سامان مع نقشہ سواری و دربار و نقولِ مو لہیر
وغیرہ جمع ہو کر دہلی کی بزمِ آخر تیار ہوئی سب سے بڑی خوبی یہ ہے
کہ مصنّف مذکور نے مکالمہ کے طور پر سارا بیان لکھکر ایک ایسی
پر اثر تصویر کھینچدی ہے کہ جس سے ہر ایک پڑھنے والا گویا اُسی
جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا اور ایک ایک بات کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے
اگر محلسرا کا ذکر ہے تو وہی بیگمات کی زبان موجود ہے اور جو

دربار کا موقع ہے تو وہی درباری گفتگو ہو رہی ہے۔ درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہیں کا حصّہ ہے یا ہمارے صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب بہادر دام اقبالہ واجلالہ یادگار حضور مغفور کی زلّہ ربائی کا تصدّق۔ اس اخیر بزم میں حضرت ابو نصر معین الدّین اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے لیکر ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہِ دہلی کے عہد تک روزمرّہ کے کل برتاؤ عادتیں رسمیں خانگی معاملات دربار اور سواری کے قاعدے جشن اور نذروں کے قرینے زنانہ اور مردانہ میلوں کے رنگ تماشوں کے ڈھنگ تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت وغیرہ نہایت شرح وبسط کے ساتھ درج ہے۔ چنانچہ مضامین ذیل سے اِن کل باتوں کا اندازہ ہو سکتا ہے چونکہ یہ کتاب مطبع ارمغانِ دہلی نے ہندوستان کے نامی رئیسوں خاندانی اور شریف لوگوں کے کتبخانوں میں رکھے جانے کی غرض اور مختلف امداد و ذاتی صرف سے تصنیف اور رجسٹری کرا کر نہایت عمدہ کمال صحت سے چھاپی ہے اسلئے

فہرست مضامین بزمِ آخر

نمبر	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	دیباچہ از جانبِ مطبع شروع میں	۱
۲	فہرستِ مضامین	۵
۳	محل کا حال - (رات)	۱
۴	صبح کا حال	۲
۵	محل کی سواری	″
۶	طعام خاصہ	۴
۷	کھانوں کے نام	″
۸	شب کا وقت	۹
۹	روزمرّہ کی سواری	۱۰
۱۰	عدالت کا دربار و نقول مواہیرِ شاہی	۱۲

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱۱	جلوس کی سواری	۱۳
۱۲	جشن	۱۹
۱۳	تورے بندی	"
۱۴	مہمانداری	۲۰
۱۵	رتجگہ	۲۲
۱۶	صحنک	۲۷
۱۷	جشن کا دربار	۲۸
۱۸	محل کا دربار	۳۳
۱۹	نوروز	۳۶
۲۰	محرّم	۳۸
۲۱	آخری چار شنبہ	۴۲
۲۲	بارہ وفات	۴۴
۲۳	عرس حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرّہ	۴۵
۲۴	حضرت غوث الاعظم کی گیارھویں	۴۶
۲۵	حضرت نظام الدّین اولیا قدس سرہ کی سترھویں	۴۷
۲۶	مدار کی چھڑیاں	۵۰
۲۷	خواجہ صاحب کی چھڑیاں	۵۱
۲۸	رجب	۵۲

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۹	شب برات	۵۳
۳۰	رمضان	۵۵
۳۱	الوداع	۶۰
۳۲	عید الفطر	۶۲
۳۳	عید الاضحے	۶۳
۳۴	سلونو	۶۵
۳۵	دسہرہ	۶۷
۳۶	دوالی	۶۸
۳۷	ہولی	۶۹
۳۸	جھروکوں کا زنانہ	〃
۳۹	باغ کا زنانہ	۷۳
۴۰	پھول والوں کی سیر	۸۶
۴۱	بادشاہ کا جنازہ	۹۶
۴۲	ولیعہد کا جنازہ	۹۷
۴۳	پھُول	۹۸
۴۴	خاتمہ الطبع	۱۰۲
۴۵	تقریظ	۱۰۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُل - سیرُوا فِی الارضِ ثُمّ انظُرُوا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہِ گل کا تجمُّل تھا — ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غُل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں — بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو! بادشاہ محل میں سُکھ فرماتے ہیں - چَپّی والیاں چپّی کر رہی ہیں - باہر قصہ خواں بیٹھا داستان کہہ رہا ہے - ڈیوڑھیاں ماموُر ہیں - اندر حبشنیاں (قوم ولایت) - ترکنیاں (قوم ولایت) - قلماقنیاں (قوم ولایت) - پہرے دے رہی ہیں - باہر حبشی قُلّار (عہدہ) - دربان - مِردھے (سردار پیادہ) - پیادے - سپاہی پہرے چوکی سے ہُشیار ہیں - لو اب چار گھڑی رات باقی رہی - وہ بادشاہی توپ صبح کی دھن سے چلی ؎

صبح

چلمچی آفتابے والیوں نے زیر انداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا۔ رُومال خانے والیاں رُومال۔ پاوں پاک۔ بینی پاک لئے کھڑی ہیں۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا۔ مبارکباد دی۔ طشت چوکی پر گئے۔ پھر وُضو کیا۔ نماز پڑھی۔ وظیفہ پڑھا۔ اِتنے میں توشہ خانے والیاں کمخاب کا دستبقچہ (گٹھڑی) لیکر حاضر ہوئیں۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی (ایساولنی) کیسے ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔ جہاں پناہ! حکیم جی حاضر ہیں۔ حُکم ہوا۔ ہُوں! یعنی بلاؤ۔ اِیلو وہ پردہ ہوگیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی مُنہ پر رُومال ڈالے چلے آتے ہیں۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے۔ دواخانے میں سے تبرید کمخاب کے کسنے میں کَسی ہوئی۔ اُوپر مہر لگی ہوئی آئی دواخانے والی نے سامنے مُہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔ بھنڈے خانے والیوں نے بھنڈا تازہ کر۔ کارچوبی زیر انداز بچھا۔ چاندی کے تاش میں لگا دیا۔ کٹوری تیار کر بھنڈے پر رکھدی۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا +

محل کی سواری

کہاریاں ہوادار لائیں - بادشاہ سوار ہوئے - دیکھو! اُردابیگنیاں -
مردانے کپڑے پہنے سر پر پگڑی - کمر میں ڈوپٹے باندھے - جریب ہاتھ
میں لیے ہوئے - اور حبشنیاں - ترکنیاں - قلماقنیاں جریب پکڑے
تخت کے ساتھ ساتھ ہیں - خواجہ سرا سور چھل کرتے جاتے ہیں - جسولنیاں
آگے آگے ہاتھ میں جریب لیے پکارتی جاتی ہیں - خبردار ہو - خبردار ہو
درگاہ میں سواری آئی - سلام کیا - فاتحہ پڑھی - لو اب سواری پھر کر
آئی - بیٹھک میں داخل ہوئی - بادشاہ تکیہ (گول گدّہ) پر بیٹھے - ملکۂ دوراں (بادشاہ کی معزز بیوی) اپنی
سوزنی پر - اور سب بیویاں حرم میں اپنے اپنے درجے سے دائیں طرف
بیٹھیں - شاہزادے شاہزادیاں - اور بیگماتیں بائیں طرف بیٹھیں
جسولنیاں - خواجے - باہر کی عرض و معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں
حُکم احکام جاری ہو رہے ہیں - عرضیاں دستخط ہو رہی ہیں - لو!
ڈیڑھ پہر دن چڑھا - خاصے کی داروغہ نے عرض کیا - کرامات خاصے کو
کیا حُکم ہے؟ حُکم ہوا اچھا - جسولنی نے خاصے والیوں کو آواز دی -
بیویو خاصہ لاؤ - نعمت خانہ[1] تیار کرو +

(۱) کھمبوں کے لیے لکڑی کا کٹگھرا کھڑا کرتے تھے اُس پر چہین پردہ ڈالتے تھے +

خاصہ

کہاریاں۔ کشمیرنیں دڑیں۔ دیکھو! ہنڈکلیا۔ چھوٹے خاصے۔ بڑے خاصے کے خوان (قوم) سر پر لئے چلی آتی ہیں۔ خوانوں کا تار لگ رہا ہے ایلو! خاصے والیوں نے پہلے ایک ساٹ گز لمبا۔ تین گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا۔ بیچوں بیچ میں دو گز لمبی ڈیڑھ گز چکلی چھ گرہ اونچی چوکی لگا۔ اس پر بھی پہلے چمڑا پھر دسترخوان بچھا۔ خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا۔ خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائیں گے۔ باقی دسترخوان پر بیگماتیں۔ شاہزادے شاہزادیاں کھانا کھائیں گی۔ لو اب کھانا چنا جاتا ہے

کھانوں کے نام

چپاتیاں۔ پھلکے۔ پراٹھے۔ روغنی روٹی۔ بری روٹی۔ بیسنی روٹی۔
(پتلی روٹی) (چھوٹی روٹی) (دال بھری ہوتی ہے)
خمیری روٹی۔ نان۔ شیرمال۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ کلچہ۔ باقرخانی۔
غوصی روٹی۔ بادام کی روٹی۔ پستے کی روٹی۔ چاول کی روٹی۔
گاجر کی روٹی۔ مصری کی روٹی۔ نانِ پنبہ۔ نانِ گلزار۔ نانِ قماش
(ولایتی) (ولایتی) (ولایتی)
نانِ تنکی۔ بادام کی نان خطائی۔ پستے کی نان خطائی۔ چھوارے کی نان خطائی۔
(پتلی ورقی روٹی)

یخنی پلاؤ - موتی پلاؤ - نورمحلی پلاؤ (ایجاد نور جہاں) - نکتی پلاؤ - کشمش پلاؤ - نرگسی پلاؤ
زمردی پلاؤ - لال پلاؤ - مزعفر پلاؤ - فالسائی پلاؤ - آبی پلاؤ - سنہری پلاؤ
روپہلی پلاؤ - مرغ پلاؤ - بیضہ پلاؤ - اناناس پلاؤ - کوفتہ پلاؤ - بریانی پلاؤ
چلاؤ - سارے بکرے کا پلاؤ - بونٹ پلاؤ - شولہ - کھچڑی - قبولی
طاہری - متنجن - زردہ مزعفر - سوئیاں - من وسلویٰ - فرنی - کھیر
بادام کی کھیر - کدو کی کھیر - گاجر کی کھیر - کنگنی کی کھیر - یاقوتی - نمش
دودھ کا دلمہ بادام کا دلمہ - سموسے سلونے میٹھے - ستاخیں - کھجلے
قتلمے - قورمہ قلیہ - دوپیازہ - ہرن کا قورمہ - مرغ کا قورمہ - مچھلی - بورانی - رائتا
کھیرے کی دوغ - ککڑی کی دوغ - پنیر کی چٹنی - سمنی - آش - دہی بڑے
بینگن کا بھرتا - آلو کا بھرتا - چنے کی دال کا بھرتا - آلو کا دلمہ - بینگن کا دلمہ
کریلوں کا دلمہ - بادشاہ پسند کریلے - بادشاہ پسند دال - سیخ کے کباب
شامی کباب - گولیوں کے کباب - تیتر کے کباب - بٹیر کے کباب -
نکتی کباب - لوزات کے کباب - خطائی کباب - حسینی کباب - روے
کا حلوا - گاجر کا حلوا - کدو کا حلوا - ملائی کا حلوا - بادام کا حلوا
پستے کا حلوا - زنگترے کا حلوا - آم کا مربّا - سیب کا مربّا - بہی کا مربّا

ترنج کا مُربّا کریلے کا مُربّا رنگترے کا مُربّا۔ لیمو کا مُربّا۔ انناس کا مُربّا
کُڑھل کا مُربّا بادام کا مُربّا گلگوندے کا مُربّا بانس کا مُربّا۔
اِن سب قسموں کے اچار۔ اور کیٹرے کا اچار بھی۔ بادام کے نُقل۔
پستے کے نُقل خشخاش کے نُقل سونف کے نُقل۔ مٹھائی کے رنگترے
شریفے امرود جامنیں انار وغیرہ اپنے اپنے موسم میں۔ اور گیہوں
کی بالیں مٹھائی کی بنی ہوئیں۔ حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا۔ گوندی کا
حبشی لڈو موتی چور کے مونگ کے بادام کے پستے کے ملائی کے۔
لوزات مونگ کی دودھ کی پستے کی بادام کی جامن کی رنگترے کی۔
فالسے کی پیٹھے کی مٹھائی بہتہ مغزی اِمرتی جلیبی برفی۔
پھینی قلاقند موتی پاک دربہشت بالوشاہی اندرسے کی گولیاں
اندرسے وغیرہ۔ یہ سب چیزیں قابوں طشتریوں رکابیوں پیالوں
پیالیوں میں قرینے سے چُنی گئیں۔ بیچ میں سفلدان رکھدیے
اوپر نعمت خانہ کھڑا کردیا۔ مکھیاں دسترخوان پر نہ آویں۔ مُشک زعفران
کیوڑے کی بُو سے تمام مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقوں سے
دسترخوان جگمگا رہا ہے۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بیسدانی۔ چنبیلی کی کھلی صندل کی

لگّنیوں کی ڈبیاں۔ ایک طرف زیر انداز پر لگی ہیں۔ رُومال۔ زانوپوش دست پاک۔ بینی پاک ایک طرف رُومال خانے والیاں ہاتھوں میں لیئے کھڑی ہیں۔ جسولنی نے عرض کیا۔ حضور خاصہ تیّار ہے۔ بادشاہ اپنی تپک پر چوکی کے سامنے آنکر بیٹھے۔ دائیں طرف ملکۂ دوران۔ اور اَور بیگماتیں۔ بائیں طرف شاہزادے شاہزادیاں بیٹھیں۔ رومال خانے والیوں نے زانوپوش گھٹنوں پر ڈالدیے۔ دست پاک آگے رکھدیے خاصے کی داروغہ نے خاص خوراک کی مُہر توڑ۔ خاصہ کھلانا شروع کیا دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھارہے ہیں۔ بیگماتیں شاہزادے شاہزادیاں۔ کیسے ادب سے بیٹھی نیچی نگاہ کیئے کھانا کھارہی ہیں جسکو بادشاہ اپنے ہاتھ سے اُلُش مرحمت فرماتے ہیں کیا سروقد کھڑے ہوکر آداب بجا کرلیتا ہے۔ ایلو! اب بادشاہ خاصہ کھاچکے۔ دعا مانگی پہلے بیسن پھر کھلی اور صندل کی لگنیوں سے ہاتھ دھوئے۔ دسترخوان بڑھایا گیا۔ پلنگ خانے والیوں نے جھٹ پٹ پلنگ جھاڑ جھوڑ۔ ادقچہ گدّا۔ چادر۔ کس کسا۔ تکیے۔ گل تکیے لگا۔ تکیہ پوش ڈال۔ دولائی۔ چادرہ۔ رضائی۔ پائنتی لگا۔ پلنگ آراستہ کیا۔ بادشاہ خوابگاہ

میں آئے - پلنگ پر بیٹھے۔ بھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آبِ حیات مانگا۔ آبدار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیوں میں بھرا برف میں لگا ہوا ہے۔ جھٹ ایک توڑ کی صُراحی نکال۔ مُہر لگا۔ گیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا۔ اُس نے بادشاہ کے سامنے مُہر توڑ۔ چاندی کے ظرف میں نکال۔ بادشاہ کو پلایا۔ دیکھو! پیتے وقت سب کھڑے ہوگئے۔ جب پی چکے۔ تو سب نے "مزیدِ حیات" کہا مجرا کیا ایلو! وہ دوپہر بجی۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے۔ خوابگاہ کے پردے چھُٹ گئے۔ چپّی والیاں چپّی پر آبیٹھیں۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہوگئی۔ کیا مجال کوئی ہوں تو کر سکے ؛

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا۔ ظہر کی نماز وظیفہ پڑھ کے۔ لوگوں کی عرض معروض سُنی۔ کچھ بات چیت کی اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ عصر کی نماز۔ وظیفہ پڑھا۔ دو گھڑی دن رہگیا۔ جسوُلنی نے عرض کیا "جہاں پناہ! عملہ فعلہ تُوزکِ رکاب حاضر ہے" حُکم ہوا۔ "رخصت"۔ جھروکوں میں آبیٹھے۔ جسوُلنی نے آواز دی۔

ا؎ دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہوئے سپاہیوں نے سلامی اُتاری۔ امیر اُمرا جھروکوں کے نیچے آ کھڑے ہوئے۔ مغرب کی اذاں ہوئی۔ بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب کی نماز۔ وظیفہ پڑھا۔ جھروکوں کے نیچے۔ اور جہاں جہاں سپاہیوں کے پہرے ہیں وردیاں بجنے لگیں۔ نقّار خانے میں نوبت بجنی شروع ہوئی

شام کے وقت سپاہی باجہ بجاتے تھے ۱۲

رات ہوئی

مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی۔ جھاڑ۔ فانوس۔ فتیل[ے] سوز۔ ایک شاخی دوشاخی۔ سہ شاخی۔ پنج شاخی۔ پنجیاں۔ مشعل۔ لالٹینیں۔ روشن ہوئیں۔ چار گھڑی رات آئی۔ لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی۔ مشعل ساتھ۔ دیوانِ عام۔ دیوانِ خاص میں سے ہو کر۔ جھروکوں کے نیچے آیا۔ عشا کا وقت آیا۔ نماز۔ وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے کی تیاری ہوئی۔ تان رس خاں چوکی کے طائفے حاضر ہوئے ناچ ہونے لگا۔ ایلوا سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ۔ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے ہیں۔ ناچنے والی بادشاہ کے سامنے کھڑی ناچ رہی ہے۔ وہ ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی۔ دھائیں۔ پھر اُسی طرح خاصے کی تیّاری ہوئی۔ خاصہ کھایا۔ بھنڈا نوش کیا۔ وہی گھنٹہ بھر بیٹھے

ے صحیح فتیلہ سوز ہے۔

آبِ حیات مانگا۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا۔ چھپّر کھٹ لگی۔ داستان ہونے لگی۔ حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں۔ پلنگ کے پہرے پر آموجود ہوئیں۔ ڈیوڑھیاں مامور ہو گئیں۔ حبشی قُلار دربان مردھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیوں پر اپنی اپنی چوکی پہرے پر کھڑے ہو گئے۔ حکیم۔ طبیب۔ خواص اپنی چوکی میں حاضر ہوئے۔ صُبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا

روزمرّہ کی سواری

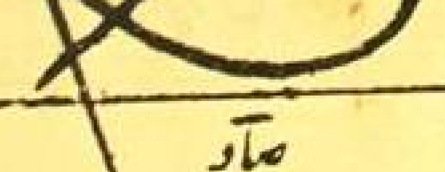
دیکھو! بادشاہ ہوا خوری کو سوار ہوتے ہیں۔ سواری تیار ہے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب۔ چوبداروں نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے مُجرا کیا۔ چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار نے۔ باناتی زیرانداز میں چرن (جوتیاں) لپیٹ بغل میں مارے۔ دو خواص تختِ رواں کے دونو طرف مورچھل لیکر ساتھ ہوئے اور خواص گشتی۔ دستبقچہ۔ رُومال۔ بینی پاک۔ اُگالدان اور ضرورت کی چیزیں لیکر چلے۔ بھنڈے بردار بھنڈ لے تختِ رواں کے

برابر آگیا۔ بھنڈے کا پیچ بادشاہ نے ہاتھ میں لے لیا۔ ایک ٹوکرے میں آب حیات کی صراحیاں برف میں لگی ہوئیں۔ ایک طرف آگ کی انگیٹھی۔ کوئلوں کے گل۔ بھبلسہ۔ تماکو خمیرہ کہار بہنگی میں لیے ساتھ ساتھ ہے گھڑیالی ریت کی گھڑی۔ گھڑیال ہاتھ میں لٹکائے۔ گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ امیر امرا، تخت کا پایہ پکڑے اپنے اپنے رتبے سے چلے جاتے ہیں کہار پنکھا آفتابی لیے۔ حبشی قلار چاندی کے شیر دہاں سونٹے۔ لال لال آنکڑے دار لکڑیاں ہاتھوں میں لیئے گردپیش تخت رواں کے چلے جاتے ہیں۔ نقیب۔ چوبدار سونے روپے کے عصا ہاتھوں میں لیئے آگے آگے پکارتے جاتے ہیں۔ بڑھے جاؤ صاحب۔ بڑھاؤ قدم کو جا بجا سے جہاں پناہ بادشاہ سلامت۔ خاص بردار ڈھلیتوں کو دیکھو! لال لال بانات کے انگرکھے پہنے۔ کالی پگڑیاں۔ ڈوپٹے سر سے باندھے لال بانات کے غلاف بندوقوں پر چڑھے ہوئے۔ کندھوں پر دھرے ڈھلیت پیٹھ پر ڈھال۔ کمر میں تلوار۔ لگائے اُنکے آگے کرکیٹ کڑکا کہتے۔ اُنکے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے۔ رومی مخمل کے غاشیے کارچوبی کام کے پڑے۔ سر پر کلغیاں چھم چھم کرتے چلے جاتے ہیں

سقّے چھڑکاؤ کرتے جاتے ہیں۔ دیکھو گھوڑا باگ سے ہرتا پھرتا ہے۔ کہار گھُٹنے کے اشارے سے کام دیتے ہیں۔ جس طرح گھُٹنے کا اشارہ بادشاہ کردیتے ہیں۔ اُسی طرح ہرتے پھرتے ٹھہرتے چلتے ہیں۔ ایلو! سورج کی کرن نکلی۔ کہار نے آفتابی لگادی سواری پھر کر آئی۔ دیوانِ خاص میں بیٹھکر عدالت کا دربار کیا +

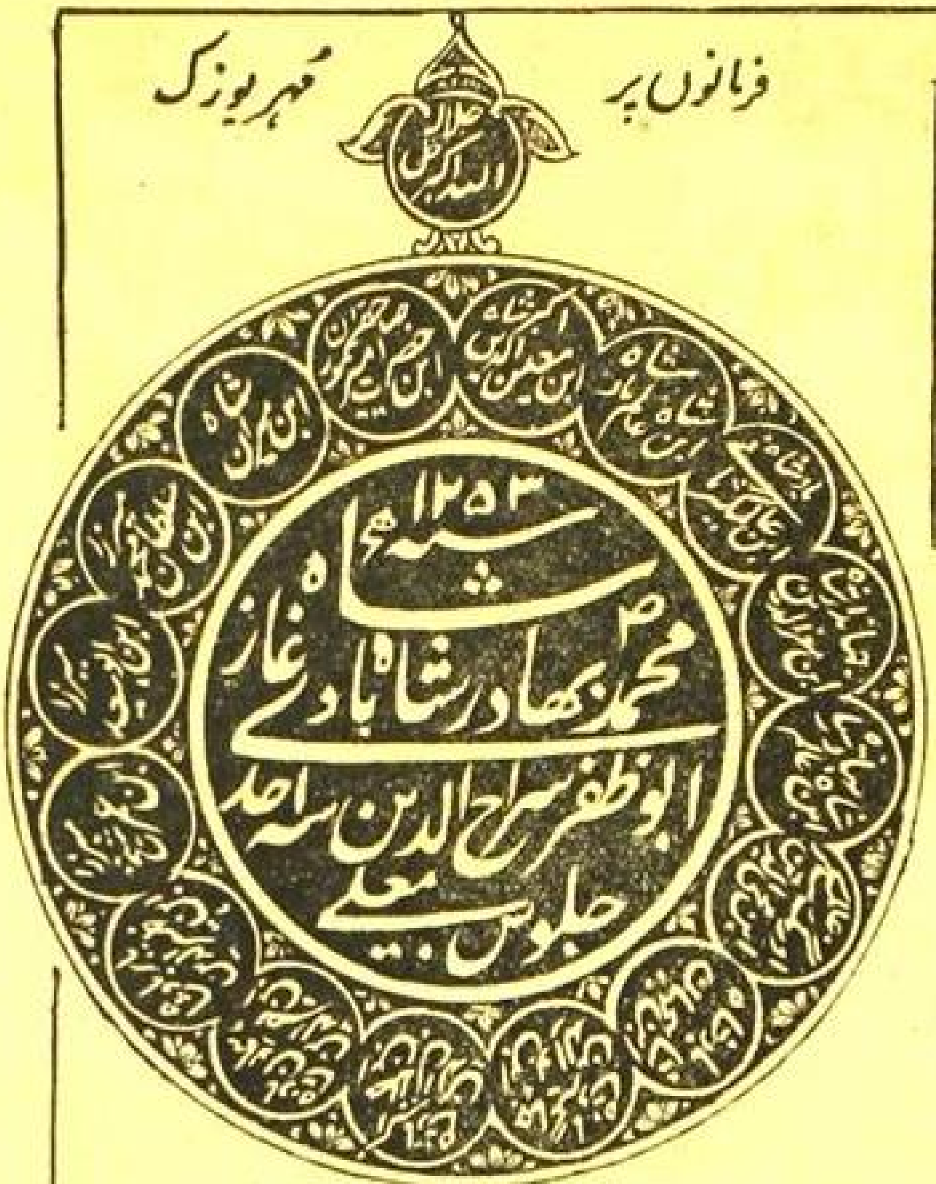
عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہیں۔ امیر۔ وزیر۔ بخشی۔ ناظر۔ وکیل۔ میر عدل میر مُنشی۔ محرر۔ مُتصدّی۔ وغیرہ ہاتھ باندھے۔ اپنے اپنے محکموں کے کاغذات پیش کر رہے ہیں۔ میر عدل بہادر دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے۔ عرض بیگی دادخواہوں کی عرضیاں حضور میں گزار رہا ہے۔ حکم احکام جاری ہو رہے ہیں۔ دارالانشاء سے کسی کے نام شُقّہ۔ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے۔ شُقّوں میں شاہزادوں کے القاب "نورچشم طال عمرہ"۔ مُعزّز امیروں کو "فدوی خاص" لکھتے ہیں۔ شُقّوں کی پیشانی پر سُرمے کی قلم سے صاد



صاد

فرمانوں پر مہر یوزک



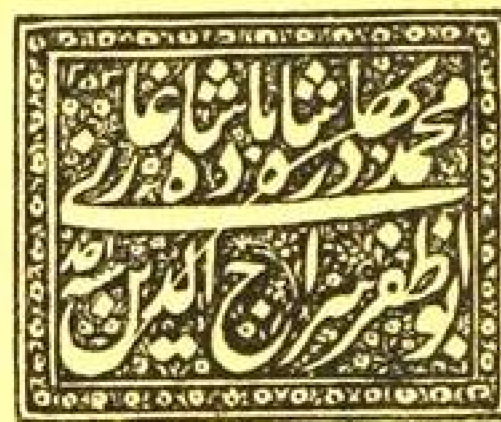
(یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے)

یا مہرِ صاد ہوتی



(یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے)

یا یہ مُہر ہوتی ہے ؛



(یہ اصل مہر ہے)

امیر غریب بادشاہ کو عرضی میں القاب "حضرتِ جہاں پناہ سلامت" لکھتے ہیں۔ بادشاہ عرضیوں پر شُرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہیں "حسبِ سررشتہ دارالانصاف تحقیقات بعمل آید۔ میر عدل احوال دریافتہ بحضورِ عرض رساند"

جلوس کی سواری

آج یہ دھائیں دھائیں توپیں کیسی چلتی ہیں۔ اوہو! بادشاہ سوار ہوئے۔ چلو۔ سواری دیکھیں۔ اہلو! وہ پہلے نشان کے دو ہاتھی آئے کیا تمامی کا

پھریرا اُڑتا جاتا ہے۔ ریشم کی ڈوریاں۔ کلابتّون کے پھندنیں لٹکتے ہیں۔ اب چتر کا ہاتھی آیا۔ دیکھنا کیا بڑا سا را ہے۔ سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے۔ اُوپر سونے کی کلسی۔ نیچے چاندی کی ڈنڈی۔ نیچے اُوپر سے کارچوبی کام میں لپا ہوا۔ کلابتّونی جھالر لٹکتی ہے۔

لو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوے! آہا دیکھنا!!! ایک سورج کی صورت۔ ایک مچھلی کی شکل۔ ایک شیر کا کلّہ۔ ایک آدمی کا پنجہ۔ ایک گھوڑے کا سر۔ سونے کے بنا کر۔ سُنہری چوبوں پر لگائے ہیں۔ تامی کے پٹکے۔ قیطونی ڈوریاں۔ پھولوں کے سہرے بندھے ہوئے ہیں۔ اچھّی یہ کیا ہیں؟ بھئی کہتے ہیں کہ بادشاہوں نے جو ملک فتح کئے ہیں۔ یہ اُن مُلکوں کے نشان ہیں۔ یہ سورج کی جو شکل ہے۔ یہ خاص بادشاہی نشان ہے۔

زنبورخانے کو تو دیکھو۔ آگے ایک اُونٹ پر نقّارہ بجتا آتا ہے۔ پیچھے زنبوروں کے اُونٹ ہیں۔ اُونٹوں پر کاٹھیاں کسی ہوئی ہیں۔ آگے بڑی بڑی چھوٹی بندوقیں کاٹھیوں پر ہیں یہ زنبوریں کہلاتی ہیں۔ پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہیں۔ اب سپاہیوں کی پلٹنیں آئیں

دیکھو! آگے آگے کپتان - نائب کپتان - کمیدان - گھوڑوں پر سوار ہیں پیچھے بادشاہی تلنگوں کی پلٹن - اُسکے پیچھے بچھیرا پلٹنیں ہیں جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیاں پہنے - بندوق - توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہیں - ایک پلٹن کی وردی نجیبوں کی دوسری کی تلنگوں کی ہے - کالی پلٹن - اگر ہی پلٹن کو دیکھو - سو سو آدمی کا ایک تمن ہے - ہر تمن میں ایک ایک نشان اور تاشہ - مرفہ ترئی ہے - ایک ایک صوبہ دار - جمعدار - دفعدار - امتیازی ہے - مقیشی توڑے - طرّے پگڑیوں پر باندھے - گلے میں کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے - سپاہیوں کی کمر میں تلواریں - کندھے پر دھما کے - دو دو قطار باندھے چلے آتے ہیں - تاشہ باجہ بجتا آتا ہے - خاصے گھوڑوں کو دیکھو - کیسے سونے چاندی کے ساز - ہینکل - گنڈے - پوزی دُمچی - کلغیاں لگی - پٹھوں پر پاکھریں پڑیں - پاؤں میں جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے - کلائیاں مارتے چلے آتے ہیں - اہاہا!!! سایہ دار تخت کو تو ذرا دیکھو - بالکل نالکی کی صورت ہے - چاروں طرف شیشے لگے ہوئے - اوپر سنہری بنگلہ کلسیاں - آگے

چھجّا ہے۔ اندر زربفت رومی مخمل کے مسند تکیئے لگے ہوئے ہیں۔
خس خانے کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نما خس کا بنگلہ ویسا ہی چھجّا
کلسیاں لگی ہوئیں۔ بیچ میں چھوٹا سا فرانسی پنکھا لگا ہوا۔ پیچھے
پیچھے کہار ڈوری کھینچتے آتے ہیں۔ ہزاروں سے پانی سقّے چھڑکتے
آتے ہیں۔ سایہ دار تخت اور نالکی میں چھ ڈنڈے ہوتے ہیں۔ وہ
ہوادار تخت آیا۔ دیکھو! اسکے بھی چار ڈنڈے ہیں۔ ڈنڈوں پر چاندی
کے خول۔ گرد کٹہرا۔ پیچھے کٹاؤدار تکیہ۔ سارا سونے کا کام کیا ہوا۔
بیچ میں مسند تکیہ۔ ایلو پہلو میں دو تکیے دوہرے کیے ہوئے ریشم
کی ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی ہوئی ہے
اب حضنا م تو پخانے کا نشان۔ دستی چتر۔ روشن چوکی بجتی ہوئی۔
تمامی کی جھنڈیاں اڑتی ہوئی۔ کڑکیت کڑکا کہتے۔ ڈھلیت ڈھال
تلوار باندھے۔ خاص بردار کندھوں پر بندوقیں رکھے۔ حبشی قلار
چاندی کے شیر دہاں سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے روپے کے
عصے لیئے۔ خواص سفید سفید پگڑیاں ڈوپٹے باندھے۔ چُنی ہوئی
چپکنیں پہنے۔ اپنے عہدے لیے چلے آتے ہیں۔ دیکھنا دیکھنا! وہ نیگڈبر کا

ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈمبر کہتے ہیں۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری کا ہے۔ عماری کی دو برجیاں اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہ ہی پر سایہ رہے۔ ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے کام کی۔ ماتھے پر فولاد کی ڈھال سونے کے پھول اس میں جڑی ہوئی پڑی ہے۔ فوجدار خاں کے سر پر دستار۔ دستار پر گوشوارہ کلغی۔ ایک ہاتھ میں گجباگ (مہاوت)۔ ایک میں بادشاہ کا بھنڈا (آنکس)۔ ہاتھی کو ہولتے چلے آتے ہیں۔ نیگڈمبر کے بیچ میں بادشاہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ (حقہ) دیکھو سر پر دستار۔ دستار پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ بادشاہی تاج۔ موتیوں کا طرہ۔ گلے میں موتیوں کا کنٹھا۔ موتی مالائیں۔ ہیروں کا ہار۔ بازو پر بھج بند۔ نورتن بڑے بڑے ہیروں کے جڑاؤ۔ ہاتھوں میں زمرد۔ یاقوت۔ موتیوں کی سمرنیں پہنے ہوئے۔ بھنڈے کا پیچ ہاتھ میں۔ کس شان و شوکت سے بیٹھے ہیں۔ خواصی میں بادشاہ کا بیٹا جس کو نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے۔ ہاتھی کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے۔ دربان اس کو ہاتھ سے ناپتا جاتا ہے۔ اس کو جریب کہتے ہیں جب کوس پورا ہو جاتا ہے تو دربان ایک

جھنڈی لیکر سامنے آتا ہے۔ بادشاہ کو مجرا کرتا ہے۔ اِس سے یہ مراد ہے۔ سواری کوس بھر آئی۔ گھڑیالی۔ گھڑیال۔ ریت کی گھڑی ہاتھ میں لیے۔ وقت پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ ہَودے کا ہاتھی دیکھو۔ کیا خوب صورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے۔ آگے دو ترکش۔ ایک کمان لگی ہوئی۔ پیچھے چاندی کی ڈنڈی میں خم دیا ہوا۔ پھول۔ پتّے بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس میں لٹکتا ہے۔ بیچوں بیچ میں اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے۔ ایک جریب پیچھے ملکۂ زمانی (بادشاہ بیگم)۔ اور شاہزادوں کی عماریاں۔ اُنکے پیچھے امیر اُمراء۔ نوّاب۔ راجاؤں کی سواریاں۔ ان کے پیچھے سواروں کا رسالہ۔ طبل (نقارہ) کا ہاتھی۔ سب سے پیچھے بیلے (خیرات) کا ہاتھی۔ طبل بجتا آتا ہے۔ فقیروں کو بیلا بٹتا جاتا ہے۔ دیکھو کیا رسان رسان۔ کس ادب قاعدے سے سواری چلی آتی ہے۔ بازاروں کوٹھوں پر خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں۔ جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہیں۔ بادشاہ آنکھوں سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہیں۔ نقیب چوبدار پکارتے جاتے ہیں۔ ”ملاحظہ۔ آداب سے کرو مجرا۔ جہاں پناہ! بادشاہ سلامت“۔ لو۔ بس سواری کی سیر دیکھ چکے۔ آؤ اب جشن کا تماشا دیکھو ۞

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک اس میں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگوں کو خلعت۔ انعام اکرام۔ جوڑے باگے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ۔ تھئی تھئی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہیں۔ دن رات دیگیں کھڑک رہی ہیں۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال۔ خمیری روٹی۔ گاؤ دیدہ۔ گاؤزبان۔ میٹھے سلونے سموسے۔ کباب۔ پنیر۔ قورمہ سالن بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی طشتری۔ پیالوں میں لگا آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال چوگھڑوں میں رکھ خوانوں میں لگا۔ پلاؤ۔ متنجن۔ بریانی کے طباقوں پر مانڈھے ڈھانک خوانوں میں لگا۔ اوپر کھانچی رکھ کسنے کس۔ تورے پوش ڈال۔ بہنگیوں میں بھیج رہے ہیں۔ بائیس خوانوں سے زیادہ۔ دو سے کم تورہ نہیں ہوتا جیسی جسکی عزت ہے اتنے ہی خوانوں کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے

پھرتے ہیں۔ جھولیاں بھر بھر کے اِنعام لاتے ہیں۔ لو اب تو رے بندی ہو چکی ؎

مِہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے۔ مہمانداری شروع ہوئی۔ تمام شاہزادیاں امیرزادیاں۔ رنگ محل۔ خاص محل۔ ہیرا محل۔ موتی محل میں جمع ہوئیں۔ دو نو وقت اچّھے سے اچّھے کھانے۔ پان۔ زردہ۔ چھالیا۔ بُن ڈلیاں۔ الائچیاں۔ صبح کے ناشتے کو میوے۔ حلوا پُوری۔ کچوریاں۔ مٹھائیاں خوانوں میں کہاریوں کے سر پر رکھّے جسولنیاں ایک ایک کو بانٹتی پھرتی ہیں۔ رات دن گانا بجانا۔ آپسمیں چہل پہاچھے ہو رہے ہیں۔ ایلو! دس بیس مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھیں۔ ایک کو جو شیطان اُچھلا۔ پیچھے سے آ ایک کالا چھچھڑا چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ وہ ڈوبی ڈوبی گری اور ساتھ ہی اُن کے جتنی بیٹھی تھیں گدبد گرتی پڑتی۔ چیخیں مارتی بھاگیں۔ ایک چیخم چاخ مچا دی۔ سارا محل سر پر اُٹھا لیا۔ تو دوڑ۔ میں دوڑ اریے یہ کیا ہوا! ایک کہتی ہے اُوپر سے مُردار ہی گری۔ دوسری کہتی ہے واہ ہئیں بی۔ رتی ہے۔ مجھے گُلگلی گلگلی سُوجھی تھی۔ اے بی امّاں جان! اے بی بھابی جان اے بی نانی حضرت۔ اے بی دادی حضرت۔ اے بی

انّا چھو چھو۔ لے بی انّا ہیتو (کھانا پکانے والی)۔ اچھی ذرا دیکھنا! میرے کلیجے پر ہاتھ رکھنا۔
جس وقت سے یہ نگوڑی میرے سر پر آکر گری ہے میرا کلیجا چار چار ہاتھ اچھل
رہا ہے۔ اری سُنبُل۔ اری صنوبر۔ چڑیل۔ غیبانی (کالی)۔ کدھر اڑ گئیں۔ جی (جواب لونڈی)
نکلے تمہارا جی۔ دیکھو تو مُرداری ہے۔ تو جلدی سے سونے کا پانی لاؤں میں (جواب بیگم صاحب)
اپنی بچی کا پِنڈا اُدھوؤں۔ رسّی (سانپ) ہے تو صدقے کے لئے خوردہ منگاؤں۔
ہے ہے خدا نے میری بچّی کی جان بچائی۔ دور پار (خدانخواستہ) اگر ایسی ویسی کچھ ہو جاتی
تو وہ بندی (یعنی بیوی) کس کی ماں کو ماں کہتی۔ لونڈیاں۔ باندیاں۔ لالٹین۔ شمع۔
لے لے کے دوڑیں۔ دور ہی سے کھڑی کہہ رہی ہیں۔ لے ہے بیوی
خدا جھوٹ نہ بلائے یہ تو رسّی ہے۔ جھٹ مٹّی پڑھ پڑھ کے اُسکی طرف
پھینکنے لگیں۔ ایک کہتی ہے۔ بوا یہ تو ایک جاے جم ہو گیا۔ نگوڑا اُس
جاے سے ہلے نہ چلے۔ دوسری کہتی ہے۔ واہ! میں نے اسے کیل دیا ہے
کیا مقدور بھلا یہ سرک تو سکے۔ لو بھلا تم ایسی ہی چھیتی چھیتا ہو۔ اور ایسا
ہی تمہارا چھو چھکّا ہے۔ ارے خوجوں کو بلاؤ۔ خوجے (بارہا) لکڑیاں لے لیکے
دوڑے۔ پاس آکے جو دیکھیں۔ کہیں رسّی ہے۔ نہ مُرداری۔ ایک کالا
کپڑا ہے۔ سب کو اُٹھا کے دکھایا۔ کہ واہ حضرت! اچھے مَیل کا بَیل بنایا جسکا

یہ کرشمہ تھا۔ ایک دفعہ ہی قہقہا مار کے ہنسیں۔ سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگیں۔ "شاباش بوا۔ تم کو۔ درگور تمھاری صورت۔ تمھارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی۔ یہاں چلوؤں لہو خشک ہوگیا"۔

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کیے۔ پوشاک بنارسی زری بوٹی۔ منقشی تاروں کی۔ کریب۔ لاہی جھلکاری۔ گلشن۔ بابر لیٹ آب رواں۔ شبنم کے دوپٹے۔ زربفت۔ کمخاب۔ گلبدن۔ مشروع۔ اطلس۔ گورنٹ۔ چھولی۔ رادھانگری کی تہ پوشیاں۔

پاجامے

مصالحہ۔ ٹھپّا۔ گوکھرو۔ کرن۔ طرّہ۔ کھجور چھڑی۔ لہر۔ بیج بیل۔ چھڑیاں۔ بندروم کا جال۔ جنبیلی کا جال۔ ماہی پشت کا جال۔ چین۔ مُرمُرے کی توئی۔ کیڑے کے پر کی توئی۔ موتیوں کی توئی۔ سلمے ستارے کی توئی۔ پکا گوکھرو ننّی جان۔ چمپا۔ پمک۔ لیس۔ ولایتی توئی ٹکی ہوئی۔ رنگ گلِ انار۔ نارنجی۔ گیندئی۔ پستئی۔ سردئی۔ فالسائی عنّابی۔ کاکریزی۔ سُرمئی۔ اودا۔ نافرمانی۔ گل شفتالو۔ سیبی۔ فاختائی کوکئی۔ آبی۔ بسنتی۔ دھانی۔ کافوری۔ گلابی۔ گڑہلی۔ بادامی۔ شربتی

رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے۔ گہنے ٹیکہ۔ جھومر۔ سراسری۔ نتھ
کیل۔ پتے۔ بالیاں۔ بالے۔ ہالے۔ کرن پھول۔ جھمکے۔ کھٹکے۔ جھیکے کے
بالے۔ بجلی کے بالے۔ چھپڑے۔ مگر۔ چودانیاں۔ چاند۔ گلوبند۔ چنپا کلی۔
جگنی۔ گجرے کا توڑا۔ موتیا کا توڑا۔ چھلّوں کا توڑا۔ کنٹھی۔ ٹیپ۔ چھلّا
دولڑی۔ ست لڑا۔ دُگدھگی۔ ہنیکل۔ چندن ہار۔ کیری۔ زنجیر۔ جوشن
نونگے۔ اِٹّے۔ نورتن۔ بجھ بند۔ مٹھیاں۔ پہونچیاں۔ کنگن۔ موتی پاک
حباب۔ چوہے دنتدیاں۔ پٹڑیاں۔ نوگریاں۔ لچّھے۔ چوڑیاں۔ جہانگیریاں
کڑے۔ انگوٹھیاں۔ چھلّے۔ آرسی۔ توڑے۔ لچّھے۔ کڑے۔ جھانجن۔ چوڑیاں
پازیب۔ چوراسی۔ چٹکی چھلّے۔ سر سے پاؤں تک سونے موتیوں
میں لدی ہوئیں جوتیاں گھیتلی۔ انی دار۔ کفش۔ زیر پائی۔ کفِ پائی
سلیم شاہی۔ پاؤں میں چھم چھم کرتیں۔ ملکۂ دوران کے پاس حاضر
ہوئیں۔ مجرا کیا۔ اپنے اپنے قرینے سے بیٹھ گئیں بادشاہ بیگم ملکۂ دوران نک سے
سک بناؤ سنگار کیے۔ سونے میں پیلی۔ موتیوں میں سفید اپنی
مسند پر بیٹھی ہیں۔ آگے سنک لگی ہوئی۔ خواجہ سرائے نوکریں
چاکریں۔ لونڈیاں باندیاں ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہیں۔ توشے خانے والیاں

جوڑوں کی کشتیاں لیکر حاضر ہوئیں۔ دیکھو ملکۂ دوران (بادشاہ بیگم) اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتے ہیں۔ سب سروقد ہو ہو کر جوڑے لیتی ہیں آداب بجاتی ہیں۔ نذریں دیتی ہیں۔ بس جوڑے بٹ چکے۔ نذریں ہو چکیں۔ اب دال بھیگنے کا وقت آیا ٭

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے۔ بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ سے دال کی سات لپیں بھر کر پہلے لگن میں ڈالیں۔ اور بادشاہ اپنے ہاتھ سے بڑے پہلے کڑھائی میں ڈالیں ٭

لو اب ملکۂ دوران دال بھگونے چلیں۔ مبارکباد کی نوبت نقارچنیں بجانے لگیں۔ آگے آگے روشن چوکی والیاں۔ روشن چوکی۔ تاشے باجے والیاں تاشہ باجہ بجاتی۔ جلشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں۔ اُردابیگنیاں۔ خواجہ سرائے۔ جسولنیاں اور شاہزادیاں۔ بیگماتیں۔ حرم۔ سُریت۔ ناموس۔ چیّی والیاں۔ گائنیں امیرزادیاں۔ سب اپنے (حرم) اپنے قرینے۔ اور قاعدے سے ملکۂ دوران کے تام جھام کے ساتھ ساتھ چلیں۔ رنگ محل میں ملکۂ دوران کی سواری آئی۔ دیکھو! ڈھیرسی مونگ کی دال چنی بھٹکی۔ اور قلعی دار

بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہیں۔ پہلے ملکۂ دوران نے دال کی سات
بادشاہ بیگم
لپیں بھر کر لگن میں ڈالیں۔ پھر خاصے والیوں نے سب دال لگنوں
میں ڈالدی۔ اُوپر سے پانی ڈالا۔ سب نے کھڑے ہوکر مجرا کیا۔ مبارکبادی
شادیانے بجنے لگے۔ لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔
خاصے والیوں نے جلدی جلدی دال دھو دھلا پیٹھی پیس پسا تیار کر کڑھائیاں
چڑھادیں۔ ملکۂ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے۔ ایلو! وہ
بادشاہ ہوادار میں سوار باجے گاجے سے آئے۔ وہی ساتوں بڑے چمچے
میں لیکر بادشاہ نے کڑھائی میں ڈالے۔ سب کھڑے ہوگئے۔ چاروں
طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی۔ روشن چوکی۔ نوبت۔ تاشہ باجہ بجنے
لگا۔ بادشاہ اور ملکۂ دوران سوار ہوئیں۔ سب اُسی طرح سواری کے ساتھ
ساتھ بیٹھک میں آئے۔ فراشیوں نے ایک ستھری چوکی بچھائی اُس پر
اُجلا اُجلا براق سا بچھونا کیا۔ دو کوری ٹھلیوں میں شربت بھرا۔ اُنپر
دو بدھنیاں دودھ کی بھر کر رکھیں۔ کلاوے اور پھولوں کے سہرے اُنکے
گلے میں باندھے۔ دو پان کے بیڑے بدھنیوں کی ٹونٹی میں رکھے۔ اس کو
جیگڑ کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ کی سلامتی کی بھری جاتی ہے۔ لو اب پچھلا پہر!

ہوا۔ خاصے والیوں نے بڑے۔ گُلگُلے۔ کھنکڑیاں تل تلا۔ اللہ میاں
کا رحم کچے چاول بیس کھانڈ ملا بڑے بڑے پیڑے بنا قابوں میں لگا۔
کشمیرنوں۔ کہاریوں کے سر پر خوان رکھوا جیگڑ کے پاس لاکر چُن دیے
بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ پکوان سب کو بٹ گیا۔ رتجگہ ہو چکا
دربار کی تیّاری ہونے لگی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی۔
دھائیں۔ بادشاہ حمّام میں گئے۔ حمّام کر کے پوشاک بدلی۔ اور
توشے خانے۔ جواہر خانے والیاں پوشاک اور جواہر لیکر حاضر ہوئیں
تاشا باجا۔ روشن چوکی۔ نوبت خانے والیاں۔ مبارکباد کا باجا بجانے
لگیں۔ دیکھو! نیچے قبا۔ اُوپر چارقب لہ پہنا۔ سر پر دستار۔ دستار پر
گوشوارہ۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ تاج شاہی رکھا۔ بڑے بڑے موتیوں کا طرّہ
لٹکایا۔ گلے میں موتیوں کا کنٹھا اور ایک موتی مالا ایک سو ایک دانے کی
جس میں ایک ایک دانہ زُمرّد کا اور ایک ایک مُوتی ہے اور دس دس
دانوں کے بعد یاقُوت کی ہڑیں لگی ہوئی ہیں۔ بیچ میں یاقُوت کی
بڑی تختی ہے۔ دوسری مُوتی مالا بڑے موتیوں کی۔ زُمرّد کی ہڑیں
بیچ میں یاقُوت کی بڑی تختی پہن کر پھر ہیروں کا ہار پہنا۔ بازوؤں پر

لہ ایک ولایتی پوشاک ہوتی ہے۔

ہیروں کے گچھ بند اور نورتن باندھے ہاتھوں میں سُمرنیں۔ دائیں ہیں چار۔ بائیں میں تین پہنیں۔ دو سُمرنیں دو دو موتیوں کی۔ دو ایک ایک موتیوں کی لڑی کی۔ دو زمرد کی ہیں۔ ساتویں سُمرن میں چار بہت بڑے بڑے موتی۔ اور دو زمرد کے بڑے دانے۔ بیچ میں ایک لعل ہے یہ سُمرن دائیں ہاتھ میں پہنی۔ اب پوشاک اور جواہر پہن چکے اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو ؛

صحنک

خشکہ اُبل رہا ہے۔ دہی کھانڈ آیا۔ کورے کورے کونڈوں میں خشکہ نکال دہی کھانڈ اُس پر ڈال۔ ایک پردے کے مکان میں جہاں مرد کا نام بھی نہیں ستھرا سا بہت اُجلا دسترخوان بچھا۔ دہی خشکے کے کونڈے چھوٹے کی طشتریاں۔ چوڑیوں کے جوڑے۔ مسّی اور مہندی کی پڑیاں لال کاغذ اور کلاوے سے بندھی ہوئیں عطر کی شیشیاں۔ لال لال اوڑھنیاں ٹھپے لگی ہوئیں۔ سوا سوا روپیہ چراغی کا۔ سات ترکاریاں دسترخوان پر چن دیں۔ بیوی زنیں آئیں۔ پہلے نیاز دی۔ ایک چھنگلی میں مہندی لگائی۔ لال لال اوڑھنیاں اوڑھیں صحنک کھانے

بیٹھیں - پہلے ایک ایک وہ چُونے کی طشتری کھائی یہ پارسائی کا امتحان ہے - جو پارسا ہوتی ہیں اُنکا مُنہ چُونے سے نہیں پھٹتا - لو اب صحنک کھانی شروع کی - ایلو! وہ پھر دہی کھانڈ خُشکے پر ڈالا - اب صحنک دوہرا رہی ہیں - لو صاحب وہ سب کونڈے صاف کر دیئے - دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اُٹھا کر کھا گئیں - چلمچی میں ہاتھ دھوئے - کُلّی کی - چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے ڈال دیا کہ پاؤں تلے نہ آئے - مِسّی ملی عطر لگایا - چوڑیوں کے جوڑے چراغی کے روپے لیکر رخصت ہوئیں - لو! صحنک ہو چکی - دربار کی سَیر دیکھو +

جشن کا دربار

دیکھو سب امیر اُمرا، نقارخانے کے دروازے پر سے اُتر کر پیدل دیوانِ عام میں چلے آتے ہیں - یہ پہلی آداب گاہ ہے - دیوانِ عام میں جالی کے دروازے میں دیکھنا کیسی موٹی سی لوہے کی زنجیر آڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہیں جا سکتا - سب جُھک جُھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہیں یہ دوسری آداب گاہ ہے - ایلو! دیوان خاص کے دروازے پر کیا بڑا سا پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے - یہ دھے

جلوس دربار حضرت ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی



پیادے۔ دربان۔ سپاہی۔ قُلّار ہاتھوں میں لال لال لکڑیاں لیے کھڑے ہیں۔ جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے تو قُلّار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن میں ڈال کھینچکر باہر نکال دیتے ہیں مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھکر چلا آئے۔ دربار کی سیر دیکھیے۔ دیکھو! لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مُجرا کرکے کہ یہ تیسری آدابگاہ ہے پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی اپنی جائے پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔ دیکھو! دیوانِ خاص میں فرش و فروش کیا ہوا ہے باناتی پردے کھنچے ہوئے ہیں۔ بیچوں بیچ میں سنگِ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تختِ طاؤس لگا ہوا ہے اسکے آگے دلدبش[1] گیر کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف تین تین دَر کیسے خوشنما محرابوں کے ہیں گرد کٹہرا۔ پُشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں اُوپر بنگلے نما گول چھت محراب دار۔ اُس پر سونے کی کلسیاں۔ سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی تسبیحیاں مُنہ میں لیے ہوئے کھڑے ہیں سر سے پاؤں تک سونے میں لیا ہوا جگمگا رہا ہے۔ بیچ میں رومی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے۔ دو خواص مُنا کے مورچھل

---

[1] ایک قسم کا ملگک پوشش ہوتا ہے ۱۲

لیے اُلو پہلو میں کھڑے ہیں۔ پیچھے ایک جانماز بچھی ہے۔ مُعتبرُ الدّولہ
اِعتبارُ المُلک بہادر (وزیر)۔ عُمدۃُ الحُکما، حاذقِ زمان (وزیر) اِحترامُ الدّولہ بہادر
شمسُ الدّولہ بہادر (بخشی)۔ مُعینُ الدّولہ بہادر (ناظر)۔ سیفُ الدّولہ بہادر (وکیل)۔ انیسُ الدّولہ (وکیل)
بہادر۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر۔ غیاثُ الدّولہ بہادر۔ سُبحانِ زمان
نجمُ الدّولہ بہادر۔ وِقارُ الدّولہ بہادر۔ مُصلحُ الدّولہ بہادر۔ علاءُ الدّولہ
بہادر۔ مُونسُ الدّولہ بہادر۔ سرفرازُ الدّولہ بہادر۔ میرِ عدل بہادر (وکیل)
میر مُنشی دارُ الانشا، سلطانی۔ میر تُوزک وغیرہ۔ اپنے اپنے مرتبے
اور قاعدے سے دونو ہاتھ جریب پر رکھے دائیں بائیں کھڑے ہیں۔
مِردھے۔ نقیب۔ چوبدار۔ عرض بیگی۔ سامنے آداب گاہ کے پاس
کھڑے ہیں۔ دیوان خاص کے صحن میں ایک طرف خاصے گھوڑے
چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولا بخش (ہاتھی کا نام)۔ خورشید گج (ہاتھی کا نام)
چاند مورت (ہاتھی کا نام) وغیرہ رنگے ہوئے ماتھوں پر فولاد کی ڈھالیں۔ سونے
کے پھولوں کی۔ کانوں میں ریشم اور کلابتون کے گچھے اور لڑیاں۔
کارچوبی جھولیں پڑی ہوئیں۔ ایک طرف ماہی مراتب۔ چتر۔ نشان
روشن چوکی والے۔ جھنڈیوں والے۔ ڈھلیٹ جمے کھڑے ہیں۔

حبشی - قلار - چاندی کے شیر دہاں سونٹے - خاص بردار بندوقیں لیے ہوئے کٹہرے کے نیچے کھڑے ہیں - دیوانِ عام کے میداں میں ساری پلٹنیں جمی کھڑی ہیں - اِحتشام توپخانے کی توپیں لگی ہوئی ہیں ایلو! وہ حبشولنی نے اندر سے آواز دی خبردار ہو - نقیب چوبداروں نے جواب دیا - اللہ رسول خبردار ہے اوہو!!! وہ بادشاہ برآمد ہوئے نقیب چوبدار پکارے - بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللہ رسول کی امان - دوست شاد - دشمن پائمال - بلائیں رد - کہاروں نے جھٹ ہوادار کہاریوں سے لے لیا - پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اُتر کر نماز کی دو رکعتیں کھڑے ہو کر پڑھیں - دعا مانگی - پھر ہوادار میں سوار ہوئے - کہاروں نے ہوادار تختِ طاؤس کے برابر لگا دیا - بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا - جھنڈیاں ہلیں - دھنادھن توپیں چلنے لگیں - سب فوج نے سلامی اُتاری شادیانے بجنے لگے - گوہرِ اکلیلِ سلطنت - جبین پورِ خلافت ولیعہد بہادر بائیں طرف تخت کے اور شاہزادگانِ نامدار - والاتبار - قرۂ باصرۂ خلافت - غرۂ ناصیۂ سلطنت - دائیں طرف تخت کے برابر امیر اُمرا کے آگے کھڑے ہو گئے - دیکھو! پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے

ہوئے - وہ آداب گاہ پر آئے مُجرا کیا - نقیب پکارا - جہاں پناہ بادشاہ سلامت ! عالم پناہ بادشاہ سلامت ! مہابلی بادشاہ سلامت ! مجرا

(بہت قوت والا)

کر کے بادشاہ کو جا کر نذر دی - بادشاہ نے نذر لیکر نذر نثار کو دیدی - پھر اُلٹے پاؤں آداب گاہ پر آئے - مجرا کر خِلعت پہنا - جیغہ - سر پیچ - گوشوارہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پہ باندھا - موتی مالا - سپر تلوار گلے میں ڈالی - اُسی طرح آداب گاہ پر اُلٹے پاؤں آکر مجرا کیا - خِلعت کی نذر دی - پھر اُلٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ - مُجرا کر کھڑے ہو گئے - دیکھو! اب اسی طرح اَور شاہزادے اور سارے امیر اُمرا اپنے اپنے رتبے سے نذریں دے رہے ہیں - جواہر خانے میں سے خِلعت پہن پہن کر آتے ہیں - بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادوں کے سر پہ جیغہ - سر پیچ - گوشوارہ - اور مُعزز امیروں کے سر پہ گوشوارہ باندھ دیتے ہیں - آداب مُجرے ہو رہے ہیں - نقیب چوبدار پکار رہے ہیں - ملاحظہ آداب سے کرو مُجرا - جہاں پناہ بادشاہ سلامت ! عالم پناہ بادشاہ سلامت ! مہابلی بادشاہ سلامت ! لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا - فاتحہ کو ہاتھ اُٹھایا - عرض بیگی پکارا - دربار برخاست - کہاروں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا - بادشاہ سوار ہوئے - خاصی

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لیلیا۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک روز دربار اور خلعت اور نذریں ہونگی اور انعام اکرام سب کارخانوں کے داروغاؤں اور آدمیوں کو حیثیت کے موافق ملیں گے۔ اب محل کا دربار دیکھو!

محل کا دربار

دیکھو! یہ چاندی کا تخت گردکٹھرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں نیچے پایوں میں کیسے خوب صورت پھول پتّے بنے ہوئے ہیں۔ اُوپر کرکری تاش کا تخت پوش پڑا ہوا دائیں طرف ملکۂ دوران (بادشاہ بیگم) اپنی مسند پر سر سے پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی ہوئیں ناک میں نتھ جس میں چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہیں پہنے بیٹھی ہیں۔ اِنکے برابر اَور بیویاں اپنی اپنی سوزنیوں پر گہنا پاتا۔ ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں۔ بائیں طرف شاہزادیاں بناؤ سنگار کئے سر سے پاؤں تک گہنے میں لدی ہوئی بیٹھی ہیں۔ سامنے جشنیاں ترکنیاں قلماقنیاں اُردابگنیاں حبشنیاں خواجہ سرا لیے جرہیں پکڑے مؤدب کھڑے ہیں۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے

جسولنی نے آواز دی۔ "خبردار ہو" سب بیگماتیں سروقد کھڑی ہوگئیں
مُجرا کیا۔ تخت پر سے تخت پوش خوجوں نے اُٹھایا۔ کہاریوں نے
ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ تخت پر بیٹھے۔ خواجہ سرا ے
مورچھل لیکر تخت کے برابر کھڑے ہوگئے۔ پہلے ملکۂ دوران (بادشاہ بیگم) نے کھڑے
ہوکر مجرا کیا۔ نذر دی پھر مجرا کرکے بیٹھ گئیں۔ اب اَور بیویوں اور
شاہزادیوں نے اسی طرح اپنے اپنے رتبے سے نذریں دیں۔ بادشاہ نے
سب کو بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے دیے
سب نے کھڑے ہو ہو کر دوپٹے لیے۔ مجرا کیا۔ نذریں دیں۔ اب ناچ
گانا شروع ہوا۔ ایلو! ناچنے والی تو اندر بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے
اور سازندے سرانچے کے پیچھے کھڑے طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے
ہیں۔ تان رس خاں آئے دو چار تانیں اُنکی سُنیں۔ لو اب خاصے کی
تیاری ہونے لگی۔ دربار برخاست ہوا۔ ناچ گانا موقوف ہوا۔ بادشاہ
نے خاصہ نوش فرما کر سُکھ کیا۔ تیسرے پہر سب اسی طرح اکھٹے ہوگئے
بادشاہ مسند پر آکے بیٹھے۔ مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابیں مٹھائی کی
ایک چاندی کی کشتی میں بڑا سا کلاوہ۔ پان کے بیڑے ہری دُوب۔

مصری کے کوزے۔ چاندی کا چھلاّ رکھا ہوا۔ اُوپر کمخابی کشتی پوش کلا بتونی جھالر کا پڑا ہوا آیا۔ جسولنی نے عرض کیا "حضرت صاحب تشریف لائے"۔ بادشاہ سروقد تعظیم کو کھڑے ہوگئے۔ مسند پر بٹھایا۔ حضرت صاحب نے پہلی ایک قاب پر حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی۔ تیسری پر حضرت فاطمہ رضہ کی۔ چوتھی پر حضرت امام حسن حسین ع کی۔ پانچویں پر بڑے بڑوں کی۔ چھٹی پر بابر بادشاہ کی ساتویں پر اُوتوں کی۔ آٹھویں پر پریوں کی نیاز دی۔ حضرت فاطمہ رضہ کی نیاز کا سوائے بیوی زنوں کے۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے اُنکی اولاد کے۔ اور پریوں کی نیاز کا سوائے پارسا عورتوں کے اور کسی کو نہیں ملتا۔ اور باقی سب کی نیازوں کا سب کو تقسیم ہوجاتا ہے۔ دیکھو! حضرت صاحب نے کشتی میں سے کلاوہ نکالا۔ پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر ایک گرہ اُس میں لگائی۔ دوسری گرہ میں پان کا بیڑا باندھا۔ تیسری میں ہری دُوب مصری کی ڈلی۔ چوتھی میں چاندی کا چھلّا باندھا۔ پانچویں گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اُس کلاوے میں لگائی۔ سب نے کھڑے ہوکر مجرا کیا۔ مبارکباد

دی۔ ایک سال یہ ہزار سال اُور خدا نصیب کرے۔ سالگرہ کے شادیانے بجنے لگے اب مہینا بھر تک دربار۔ نذریں خلعت۔ انعام۔ ناچ رنگ۔ مہمانداری اِسی طرح ہوگی۔ نوروز کی رسمیں دیکھو!

نوروز

یہ نیا سال شروع ہوتا ہے۔ نجومی پنڈت جو رنگ سال کا بتاتے ہیں۔ دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتوں اور شاہزادیوں کی تیّار ہو رہی ہے۔ بانس کی کھپچیّوں کی کھانچیاں۔ اُن میں سات سات مٹی کی طشتریاں بھوڈل بھری ہوئی۔ سات رنگ کی مٹھائیوں سے بھری ہوئی۔ اُوپر نوروزی رنگ کے کسنے بسمے کے چھپے ہوئے کَسے ہوئے۔ نوروزی رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے کشتیوں میں رکھّے ہوئے۔ اُسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے۔ کہاریوں کے سر پہ جھولنیاں لئے ہوئے بانٹتی پھرتی ہیں۔ لو دربار آراستہ ہوا۔ بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے۔ دیکھو! سب شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امراء۔ نواب راجہ۔ نوروزی رنگ کی پگڑی دوپٹے باندھے ہوئے دائیں بائیں کھڑے ہیں۔ نذریں

ہونے لگیں۔ سلطان الشعراء اور اَور شاعروں نے سبارکباد کے قصیدے پڑھے۔ خلعت مرحمت ہوئے۔ دربار برخاست ہوا۔ دستر خوان چُنا گیا۔ دیکھو! نوروزی رنگ کا دستر خوان۔ اور ویسے ہی خوانوں کے خوان پوش اور کسنے ہیں۔ سات رنگ کے پلاؤ مٹھائیاں۔ سالن۔ ترکاریاں۔ میوے۔ اور سب چیزیں سات سات طرح کی ہیں۔ اور سات ترکاریاں ملی ہوئی بھی پکّی ہیں۔ اسکو نورتن کہتے ہیں۔ ایلو! جَو کی روٹی، ساگ کی بھُجیہ اور سَتّو بھی ہیں۔ خاصے کی داروغہ نے عرض کیا۔ "جہاں پناہ! دستر خوان تیار ہے"۔ بادشاہ آئے۔ حضرت علیؓ کے دستر خوان پر نیاز دی کہ یہ اُن کی خلافت کا دن ہے۔ اور یہ دستر خوان بھی حضرت علیؑ کا کہلاتا ہے۔ بادشاہ نے ذرا ذرا سا اُس میں سے پہلے آپ چکھا۔ پھر ولیعہد اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو اپنے ہاتھ سے تبرّک دیا۔ سب نے مجرا کر کے لے لیا۔ لو اب دیوانِ خاص میں زنانہ ہوگیا۔ سب بیگماتیں آئیں۔ بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ سے تبرک اُن کو دیا۔ بادشاہ اَور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں باقی تبرک سب کو بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو سب بیگماتیں اور شاہزادے

جمع ہوئے۔ دیکھو! اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا۔ پھر ہاتھوں میں چاندی سونا لیکر اُچھالا۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہے۔ چار گھڑی دن رہے سلاطین بھائی بند، سبزوار مرغیوں کے انڈے نقش دار، مشک زعفران پان میں رنگ رنگا[1]۔ دیوانِ خاص میں آئے بادشاہ برآمد ہوئے۔ مسند پر بیٹھے۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے سامنے ہو بیٹھے۔ دیکھو! اب انڈے لڑتے ہیں۔ ایک نے ایک انڈا ہاتھ میں لیکر نیچے رکھا۔ سارا اُنگلیوں میں اُسے چھپا لیا۔ فقط اُس کا نٹش کھلا رکھّا۔ دوسرا اُوپر سے دوسرے انڈے سے اُسپر چوٹیں لگانے لگا۔ ایلو! دونوں میں سے کسی کا انڈا ٹوٹ گیا جس نے توڑا ہے اُسکے ساتھ والوں نے کیا غل مچایا ہے؟ "وہ توڑا"۔ بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ محل میں داخل ہوئے۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نوروز ہو چکا۔ اب محرّم کی رسمیں دیکھو!

محرّم

محرم کا چاند دکھائی دیا۔ ماتم کے باجے بجنے لگے۔ سبیلیں رکھی گئیں بادشاہ حضرت امام حسنؑ حسینؑ کے فقیر بنے۔ سبز کپڑے پہنے۔ گلے

[1] رنگے۔۔۔ مراد رنگ

میں سبز کفنی جھولی ڈالی۔ جھولی میں الایچی دانے۔ سونف۔ خشخاش بھری۔ درگاہ میں جاکر سلام کیا۔ نیاز دی۔ دس دن تک صبح کو کھانا شام کو شربت فقیروں کو بٹے گا۔ چھٹی تاریخ ہوئی۔ آج بادشاہ لنگر میں کھنچیں گے۔ دیکھو! چاندی کے دو نیچے بنے ہوئے دو لکڑیوں پر لگے ہوئے۔ لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے۔ ان کو شدّے کہتے ہیں۔ بادشاہ کے دونو ہاتھوں میں ہیں۔ ایک چاندی کی زنجیر کمر میں پڑی ہوئی ہے۔ دو سیّدوں نے آکر زنجیر پکڑ دو چار قدم بادشاہ کو کھینچا۔ ایلو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے میں ڈالدی۔ دونو شدّے سیّد لیگئے۔ ساتویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! ابرک کے کنول اُن میں شمعائیں روشن۔ بانس کی کھپچیوں کی ٹٹیاں لال کاغذ سے منڈھی ہوئیں۔ اُن پر لال لال کنول بیچ میں دغدغے روشن ہیں۔ منہدی اور مالیدے کے خوان۔ بڑی بڑی طوغیں جلتی ہوئیں ساتھ ہیں۔ آگے آگے تاشے باجے۔ روشن چوکی والیاں۔ پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتیں۔ جسنیاں۔ ترکنیاں۔ خوجے۔ وغیرہ سب چلے جاتے ہیں۔ لو منہدی امام باڑے میں پہنچی آرائش سب لُٹ گئی۔ منہدی مالیدہ۔ طوغیں

درگاہ میں چڑھا دیں۔ آٹھویں تاریخ ہوئی۔ اللّٰہو! آج بادشاہ حضرت عبّاسؑ کے سقّے بنے لال کھاروے کی ایک لُنگی بندھی ہوئی۔ شربت کی بھری ہوئی ایک مشک کندھے پر رکھّے ہوئے۔ معصوموں کو شربت پلا رہے ہیں۔ لو شربت پلا چکے مالیدے پر نیاز دی۔ سب کو بٹوا دیا۔ آج دسویں تاریخ عشرے کا دِن ہے۔ مٹّی کے آبخورے لمبے گلے کے بیچ میں سے پتلے کورے کورے آئے۔ اِن کو کُوزیاں کہتے ہیں۔ دُودھ اور شربت ان میں بھرا گیا۔ لال لال کلاوے ان کے گلوں میں باندھے۔ تازے تازے ترحلوے کے کُونڈے بھر کر رکھّے گئے۔ نیاز ہوئی۔ دیکھو! چھوٹے چھوٹے بچّے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ایک ایک دُودھ ایک ایک شربت کی کوزی پی۔ حلوا چٹ کر۔ پیسے کوڑیوں کی جھولیاں بھر کیسے اُچھلتے کُودتے کلانچیں مارتے چلے جاتے ہیں۔ ظُہر کا وقت ہوا بادشاہ برآمد ہوئے۔ موتی مسجد میں عاشُورے کی نماز پڑھی۔ دیوان خاص میں حاضری کی تیاری ہوئی۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا۔ اُس پر شیرمالیں چُنی گئیں۔ شیرمالوں پر کباب۔ پنیر۔ پودینہ۔ ادرک مُولیاں کتر کے رکھّیں۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ ذرا سا

شیرمال۔ کباب۔ پنیر۔ مولی کاٹکڑا پہلے آپ چکھا۔ پھر ایک ایک شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد۔ پھر اور شاہزادوں اور معزز امیروں کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ باقی سب کو بٹ گئیں۔ ایلو! وہ جامع مسجد سے تبرّکات نالکی میں رکھّے ہوئے۔ آگے آگے سپاہیوں کے تمن باجا بجتا ہوا آئے بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ تبرّکات نالکی میں سے نکالکر چوکی پر رکھّے گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جُبّہ اور نعلین آنکھوں سے لگائیں۔ حضرت علیؓ کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا۔ حضرت امام حسن حسینؑ کی خاکِ شفا، کو آنکھوں سے لگایا۔ پھر حضرت صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو میں غسل دیا۔ لو اب زنانہ ہوا۔ بیگماتیں آئیں تبرکات کی زیارت کی۔ بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں۔ تبرکات اُسی طرح نالکی میں باجے گاجے سے جامع مسجد گئے۔ شام کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی دیکھو! گوٹا بٹ رہا ہے۔ بُن ڈلیاں الائچیاں جوز چھالیا کتر کے بُھنے ہوئے خربوزوں کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اُس میں مِلا کے گوٹا بنایا۔ شیشے اور کاغذی پٹھوں اور کارچوبی بٹووں اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں رکھ اُن پر مہین مہین رنگین کھوپرے کے
پھول بنا آپس میں بٹ رہا ہے۔ اکثر سلاطین قلعہ میں تعزیہ داری
کرتے تھے۔ فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی نشانچی کوئی نقیب بنتا تھا
کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھ تعزیوں کے آگے بجاتا تھا۔ کوئی
مرثیے پڑھتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو درگاہ میں سے چار چار طشتریاں
بُن چکنی ڈلیاں بھُنے ہوئے خربوزے کے بیج اور دھنیے کی ملا کرتی
تھیں۔ بڑی دھوم سے علَم اُٹھاتے تھے۔ محرّم ہوچکا۔ آخری چہار شنبہ آیا

آخری چہار شنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہیں۔ اِس مہینے کی تیرھویں تاریخ
ہوئی۔ دیکھو! چنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال کے۔ اور گیہوں
کی پھیکی گھنگنیاں اُبال کے اُوپر خشخاش اور کھانڈ ڈال کے۔ تابوں
میں نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دیں۔ اِسی مہینے کے آخری بُدھ کو
بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو! جواہر خانے کا داروغہ سونے چاندی کے
چھلّے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا۔ چار چھلّے اُس میں سے دو سونے کے۔
دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے۔ دو ولیعہد کو۔ ایک ایک اوَر

شاہزادوں کو اپنے ہاتھ سے دیے باقی اور امیر اُمراؤں کو تقسیم ہوگئے
سب نے مُجرا کیا - نذریں دیں - دربار برخاست ہوا - بادشاہ اپنی بیٹھک
میں آئے - وہ چاروں چھلّے جو آپ پہنے تھے - ملکۂ زمانی کو دیے -
بادشاہ بیگم
تیسرا پہر ہوا - دیکھو! کوری کوری ٹھلیاں آئیں - پہلے ایک ٹھلیا
میں تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے میں لپیٹ کر اُس میں ڈالی
بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر پر سے پیچھے پھینکدی - اوہو ہو!!!
وہ پڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی - اشرفی حلال خوری اُٹھا لیگئی - ایلو!
اب تھوڑا سا پھُونس لاکر جلایا - بادشاہ نے اُس کو لانگا - لو اب
بیگماتوں اور شاہزادوں کو ٹھلیاں تقسیم ہونے لگیں - کسی ٹھلیا
میں پانچ - کسی میں چار - کسی میں دو روپے - کسی میں ایک ہی روپیہ
ڈال - کہاریوں کے سر پر رکھوا - جسولنیوں کو ساتھ کر سب کے ہاں
بھیجدیں - سب نے اِن کو انعام دیا - اور ٹھلیاں لیکر اُسی طرح
کھڑے ہو کر توڑ دیں - جو کچھ ٹھلیوں میں تھا - وہ حلال خوریاں
اُٹھا لیگئیں - تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ میں گئے - آخری
چہار شنبہ کی عیدیاں شاہزادوں کے اُستاد سنہری روپہلی بھولدار

کاغذ پہ لکھکر لائے شاہزادوں کو عیدیاں اور چھٹی دے - عیدیوں کے روپے لے - رخصت ہوئے ؛

عیدی آخری چہار شنبہ

آخری چار شنبہ ماہِ صفر — جانبِ باغ سیر کن بنگر

ہر کہ امروز میکند شادی — غم نہ بیند۔ بقولِ پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہیں - پہلی تاریخ اِس مہینے کی ہوئی - موتی محل میں فرش فروش ہوا - بیچ میں بادشاہ کی مسند لگی - تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے - دائیں بائیں مشایخ فقیر لوگ - سامنے قوال آکر بیٹھے - گانا شروع ہوا - ایلو! مشائخوں میں سے کسی کو حالت آئی - دیکھو! کیا ٹخنیاں کھا رہا ہے - اوہو! وہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا - بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پہ حالت آئی ہے قوال اُسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہیں زور زور سے ڈھولکی پیٹے جاتے ہیں - لو حال کھیل چکے - ہوش میں آگئے - چپکے ہو کر بیٹھ گئے - بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے -

گانا موقوف ہوا۔ الائچی دانوں کے خوان آئے۔ ختم ہوا۔ الائچی دانے تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آگئے۔ سب لوگ رخصت ہو گئے

اب بارہ دن تک وزراسی طرح مجلس اور صبح شام کھانا مشائخوں اور ملنگوں کو (فقیروں) ملیگا۔ بارھویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو! محل اور مہتاب باغ کی درگاہ میں ٹھاٹھر بندی ہو رہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے۔ اُن میں دغدغے رکھے گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ محل کی درگاہ میں آئے ختم ہوا۔ مٹھائی بٹی۔ پھر مہتاب باغ کی درگاہ میں آئے۔ مشائخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہاں بنوں کے قہوے پر ختم ہو رہا ہے۔ دیکھو! وہ قہوے کی پیالیاں بٹ رہی ہیں

عُرس

اِسی مہینے کی چودھویں تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب میں آئے اور شہر کی خلقت بھی جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ گلاب صندل پھول ملا کر چھپکے سے قبر پر ڈالا۔ سترّ روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ دس روپے کا قبر پوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادموں اور مشائخوں کے

کھانا پکوانے کو دیے - ایلو! وہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی آئی - دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادوں کے سر پہ ہے - منہدی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں - درگاہ میں آکر گلاب کے شیشے اور منہدی چڑھا دی - غلاف قبر پر ڈالا - ختم ہوا - بادشاہ نے محل میں آکر خاصہ کھایا آرام کیا - صبح کے ختم میں شامل ہو - سب وہاں سے رخصت ہوے

گیارھویں حضرت غوث الاعظم رح

ربیع الثانی کے مہینے کو میراں جی کہتے ہیں - اس مہینے کی گیارھویں تاریخ ہوئی - دیکھو! دیوان خاص کے صحن میں آتشبازی گڑی - انار پھلجڑی مہتاب جائی جوئی - ہت پھول - چھچھوندر چکّر گنج پٹاخے چرخیاں ہوائیاں زمینی گولے آسمانی گولے خذنگ چدّر کوٹھی پنکھیاں سانپ درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہیں - ایک بانس کی کھپچیوں کا بنگلہ سا بنا ہوا - اوپر پنّی - ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو منہدی کہتے ہیں دیوانِ خاص میں رکھّی گئی - دسترخوان بچھا - سب طرح کا کھانا چنا گیا - بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے منہدی

روشن کی۔ پھر دستر خوان پر حضرتِ غوث الاعظم رح کی نیاز دی۔ آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرّک بٹا +

سترھویں

اِسی مہینے کی سترھویں تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کا عُرس ہوتا ہے۔ دیکھو! رات کو درگاہ میں مشائخ جمع ہوئے۔ پہلے ختم ہوا۔ پھر قوّالی ہونے لگی۔ مشائخوں کو حال آنے لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ میں فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیاں اور بتّیس روپے درگاہ میں نذر چڑھائی۔ دو سو روپے عُرس کے مصارف کے خادموں کو دیے۔ ختم میں شامل ہوئے۔ تبرّک کی ہنڈیاں اور پھیٹے[لے] خادم لائے بادشاہ نے ایک اشرفی تبرّک کی اُن کو دی پھر سوار ہو گئے۔ دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ میں نذریں چڑھنے لگیں۔ خادموں کی گوڑی ہونے لگی۔ اپنی اپنی اسامیاں تاک تاک کے۔ دو دو تبرّک کی ہنڈیاں۔ کھیلیں بتاشے شکرپارے اُن میں بھرے ہوئے۔ آٹے سے اُن کے مُنہ لیپے ہوئے۔ خادِم اُن کو دیتے ہیں۔ اور

لے عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہیں +

گرہ گرہ بھر کے دھوتر کے سبز اور سفید پھنٹے اُنکے سر سے باندھ دیتے ہیں۔ بہت ہی خاطر مدارات کرکے اُن سے کہتے ہیں "ہم آپ کے دعاگو قدیم ہیں۔ رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ شریف میں دعائیں مانگتے ہیں"۔ اپنا معمول اُن سے لے لیتے ہیں۔ اب درگاہ شریف میں ناچ ہونے لگا۔ دیکھو! کوئی ناچ دیکھ رہا ہے۔ کوئی باؤلی میں سیڑھیوں پہ بیٹھا نہا رہا ہے۔ کوئی چت کوئی پٹ تیر رہا ہے۔ کوئی دھما دھم اُوپر سے کود رہا ہے۔ لوگ باولی میں کوڑیاں پیسے پھینک رہے ہیں۔ لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہیں۔ سودے والے پکار رہے ہیں۔ تازی گرما گرم کچوریاں ہیں۔ برفی ہے تازی دودھ کی۔ کھّن ہے ملائی سے میٹھا۔ کوزے ملائی کی برف کے۔ کسیرو ہیں میوے۔ کھلے فالسے ہیں شربت کو۔ ڈالی ڈالی کا کھلا ہی پیوندی ہے سیاہ لچّھے ہیں ہاتھوں کے کھلونے ہیں بالے بھولوں کے"۔ کوئی مقراضی حلوا لیے بیٹھا ہے کوئی کباب لونگچڑے کھجلے شیرمال باقرخانی۔ خمیری روٹی نہاری بیچ رہا ہے۔ گگڑ والے حقّہ پلاتے پھرتے ہیں۔ تنبواڑی گلوریاں بنا رہے ہیں۔ کٹورے چھنک رہے ہیں۔ فالودے والے

فالودہ۔ پن بھتا۔ تخمِ ریحاں اولے گلاب پاش کٹورے۔ چمچے
لئے بیٹھے ہیں۔ لو! دوپہر ہوئی۔ اب میلہ ہمایوں کے مقبرے میں
آیا۔ دیکھو تو کوئی بھول بھلیّوں میں بھولا بھولا کیسا ہکّا بکّا پھر
رہا ہے۔ کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں لیٹا آرام لے رہا ہے ایک طرف
پتنگ بازی ہو رہی ہے۔ بگلا* کلّ چڑا* ڈوبکا* دوپنّا* کل دُمہ*
کانڑا* ۔ کنکوّا اُڑ رہا ہے۔ کل سیری۔ لل دُمی کلیجہ جلی دو باز
پریوں دار الفن تکلیں بڑھ رہی ہیں۔ ایک دوسرے کی دھیری
پکار رہا ہے۔ جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی دھیری ہے۔ لو پیچ
لڑ گئے۔ ڈھیلیں چلنے لگیں۔ وہ کسی کا کٹ گیا۔ آہا!!! کیا غل مچایا ہے
وہ کاٹا۔ جس بیچارے کا کٹ گیا۔ اُس کا مُنہ تو کیا فق فق ہو رہا
ہے۔ کسی کا ہتّے پر سے اُکھڑ گیا کسی کا کنیا نے لگا کسی کا چکر آ رہا ہے
کسی کی دال جوتی ہو گئی کوئی کھیچم کر رہا ہے کوئی ٹھمکیاں دے رہا
ہے لو کنکوّے بازی ہو چکی۔ آہاہا!!! دیکھنا۔ وہ کسی شاہزادے
کی سواری آئی۔ آگے آگے سپاہیوں کے تمن ہیں باجا بجتا
آتا ہے۔ نقیب چوبدار پکارتے آتے ہیں۔ صاحب عالم پناہ سلامت

* کنکوّے کا نام ہے۔ لہ آپس میں مل گئے۔

عماری میں آپ بیٹھے ہیں۔ خواصی میں مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے پیچھے سواروں کا رسالہ چلا آتا ہے۔ مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھا دیا۔ سب جلوس ٹھیر گیا۔ سلامی اُتاری۔ کہاروں نے نالکی لگا دی۔ نالکی میں سوار ہو کر اندر آئے۔ دو خواص مورچھل لیکر اِدھر اُدھر آگئے۔ اور سب اِرد گرد ہو گئے۔ نقیب چوبدار آگے آگے ہٹو بڑھو صاحب کرتے چلے۔ مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اُتر کر اوپر آئے۔ یہاں پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے سپاہیوں کا پہرہ لگا ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی دیکھی۔ ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے۔ شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہوئے۔ اب دیکھو! پتوں اور چھلکوں کے ڈھیر۔ مکھیوں کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے۔ یا تو وہ گہما گہمی تھی۔ یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا۔ اب مقبرہ کیسا سائیں سائیں کرتا ہے۔ دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے۔ لو صاحب سترھویں ہو چکی ؛

مدار صاحب

جمادی الاوّل کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہیں۔ پہلی تاریخ ہوئی قلعہ کے

نیچے مدار صاحب کی چھڑیاں کھڑی ہوئیں۔ دیکھو! شام کو چھیلب دار
ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی لیے دیوان خاص میں آئے
بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدوں کے خوان آئے۔ چھیلب دار نے پھولوں
کی بدھی مدار صاحب کی سامنے رکھی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ سب کو
بٹ گیا۔ بدھی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو! کیا لمبا لہکار الہبرا آیا۔
کرکری تاش کا پھریرا ہے اور یہ چاندی کی کٹوری ہے۔ چھیلب دار
کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی
درگاہ میں چڑھے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیاں

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودھویں [۱۴] تاریخ
سے قطب صاحب میں دور دور کی خلقت آکے جمع ہوئی۔ اجمیر شریف
میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا بڑی دھوم سے عرس ہوتا ہے
یہاں سے اکٹھے ہو کر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہیں اُسکو میدنی
کہتے ہیں۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ میں ختم ہوا۔ صبح کو
سولھویں [۱۶] تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان

تمامی کے بھیرے کا چڑھایا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری سے
بیدنی کو پہنچانے گئے۔ دیکھو! جو لوگ اجمیر شریف گئے ہیں اُن کے
گھروں میں رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہیں۔ الہو!
اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے۔ کُنبے والوں نے دُھوئے ہوئے تِل
اور چاول اور کھانڈ سینیوں (خوان) میں لگا کر اُنکو بھیجے۔ اِسکو چاب کہتے
ہیں۔ تیل ماش اور رکٹے تصدّق کو جلیبیوں کے کونڈے کپڑوں
کے جوڑے۔ خوانوں اور کشتیوں میں لگا کر۔ اُنہوں نے وہاں کی سوغاتیں
درگاہ کا صندل۔ صندل کی کنگھیاں۔ کنگھے۔ تسبیحاں۔ تھولی۔ جامدانیاں
جے پور کے چادرے۔ انگوچھے رومال حنا۔ پان۔ کلیاں۔ چلیمیں۔ کٹوری
عطر سب کو دیا۔

رجب

اِس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مُردوں کی
تبارک ہوتی ہے دیکھو! گھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیاں اوپر
سونف اور خشخاش لگا کے تندور سے پکوائیں۔ سورہ تبارک جو
قرآن شریف میں ہے۔ چالیس دفعہ پڑھوائی۔ ایک ستھری چوکی پر

دستر خوان بچھایا اُس پر روٹیاں رکھیں۔ کوری بدھنیوں میں پانی بھر کر اور جوڑا تسبیح مسواک جانماز کنگھی جوتی کشتی میں لگا کے سامنے رکھا۔ اگر سوز میں لوبان روشن کیا۔ نیاز ہوئی۔ بدھنیاں اور جوڑا اور چوتھائی روٹیاں مسجدوں میں بھیجدیں۔ باقی سب کو تقسیم ہوگئیں۔ اسکو تبارک کہتے ہیں۔ اسی مہینے میں حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہیں۔ دیکھو! بڑے بڑے کونڈے مٹی کے آئے۔ پلاؤ زردہ کھیر اُن میں بھر کر نیاز دیکر لٹوا دیے ؂

شب برات

اِس مہینے کی چودھویں تاریخ شاہزادوں کے اُستاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیاں لکھ لکھا کر لائے۔ شاہزادوں کو دیں۔ **عیدی**

آمد شب برات جہاں پر چراغ شد	بازار از شگفتن او صحن باغ شد
انار و پھلجڑی و ہوائی و ماہتاب	گلہائے بوستاں ہمیں داغ داغ شد

اُستادوں کی عیدی کے اشرفی روپے ملے مکتبوں میں چھٹی ہوئی دیکھو! اب کوری کوری ٹھلیاں آبخورے آئے۔ ایک بڑی سی چوکی پر دھو دھلا کر پانی بھر کر رکھے گئے۔ شیر مالیں اور میٹھے کی رکابیاں۔

قابیں آئیں۔ اگر سوز ہیں لوبان روشن ہوا۔ حضرت محمد صلعم۔ حضرت امیر حمزہؓ حضرت فاطمہؓ بڑ بڑ پڑے بابر بادشاہ اُوت اور سب اپنے مُردوں کی جُدا جُدا قابوں شیرمالوں پانی کے آبخوروں پر۔ اور دُودھ پیتے بچے جو مرے اُن کی دُودھ کے آبخوروں پر نیاز ہوئی۔ حضرت فاطمہؓ کی نیازکا بیوی زنوں کو۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا خاص اُنکی اولاد کو۔ باقی ہمہ شما کو بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو آتشبازی شاہزادوں اور شاہزادیوں کو تقسیم ہوئی۔ دیکھو! رات کو بیٹوں کے ہاتھی بھوڈل بھرے ہوئے مٹی کے۔ اُنکی سونڈ اور سر پر چراغ بنے ہوئے۔ بیٹیوں کی ہٹریاں بنگلے کی صورت کی مٹی کی بنی ہوئیں اُوپر چراغ بنے ہوئے۔ روشن ہوئیں سب نے مُبارکباد دی۔ تاشے باجے۔ نوبت خانے۔ روشن چوکی والیاں باجا بجانے لگیں۔ بڑی خوشی ہوئی۔ آتشبازی چھُٹنے لگی۔ لو اب بادشاہ امام باڑے میں آئے۔ دیکھو! اپنے ہاتھ سے روشنی کی۔ کنگنی کی کھیر پک کے آئی۔ ایک چمچے میں لیکر پہلے ذرا سی آپ چکھی۔ پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ مُجرا کرکے سب نے لے لیا۔ اپنی بیٹھک میں آئے۔ خاصہ کھایا۔ آرام کیا ❖

رمضان

دیکھو! دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے۔ ابر بدلی کے
سبب سے جو انتیسویں[۲۹] کو یہاں چاند دکھائی دیا۔ اور کہیں کسی گاؤں
قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آگیا تو سانڈنی سوار وہاں کے قاضی یا رئیس
یا کسی معتبر آدمیوں کی گواہی لکھوا۔ مار مار کر کے حضور میں آئے۔ چاند
کی خبر پہنچائی۔ بادشاہ نے عالموں سے فتویٰ لیکر توپوں کا حکم دیا۔ گیارہ
توپیں رمضان کے چاند کی چلیں جو انتیسویں کو کہیں چاند دکھائی دیا
تو تیسویں کی شام کو توپیں چلیں۔ سب بیگماتیں حرمیں شہرتیں ناموسیں
حرم حرم
چیتی والیاں گائنیں شاہزادے شاہزادیاں مبارکباد کو آئیں
گانے والیاں ۱۲
تاشے باجے روشن چوکی نوبت خانے والیاں مبارکباد بجانے لگیں
دیکھو بادشاہ کے ہاں سے پنیر کی چکتیاں۔ مصری کے کوزے سب کو
تقسیم ہوئے۔ لو دو گھڑی رات آئی۔ وہ عشا کی اذان ہوئی۔ دیوان خاص
میں نماز کی تیاری ہوئی۔ باریدار نے عرض کیا۔ کرامات! جماعت تیار
ہے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ جماعت سے نماز پڑھی۔ ڈیڑھ سپارہ قرآن شریف
کا تراویحوں میں سنا۔ پھر بیٹھک میں آئے۔ کچھ بات چیت کی بھنڈا

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیڑھ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر نقّار خانے۔ اور جامع مسجد میں پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا۔ سحری کے خاصے کی تیّاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دستر خوان چُننا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔ بھنڈا نوش فرمایا لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ چلی۔ کُلّی کی۔ آبِ حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا۔ روزے کی نیّت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ ورگاہ میں جا کے سلام کر۔ باہر ہواخوری کو سوار ہوئے۔ سواری پھر کر آئی۔ محل میں لوگوں کی کچھ عرض و معروض سُنی۔ دوپہر کو سُکھ کیا۔ تیسرا پہر ہوا۔ محل میں تنور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سُنہری کرسی شیر کے سے پایوں کی۔ پُشت پر سُنہری پھول پتّے کٹے ہوئے۔ مخمل کا گدیلا نرم نرم اُس پر بچھا ہوا تنور کے سامنے لگی ہوئی ہے۔ بیگماتیں حرمیں شاہزادیاں اپنے ہاتھ سے بیسنی۔ روغنی۔ میٹھی روٹیاں کُلچے۔ تنور میں لگا رہی ہیں۔ بادشاہ بیٹھے سیر دیکھ رہے ہیں۔ کسی کی روٹی اچھی لال لال اُتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی جل گئی۔ کسی کی تنور میں گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہ گئی۔

دیکھو ان پر کیا قہقہے لگ رہے ہیں۔ بیسیوں لوہے کے چولھے گرم
ہیں۔ پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں۔ اپنی اپنی بھاون کی چیزیں آپ
پکار رہی ہیں۔ دیکھو تیتی۔ نونیے۔ میتھی کا ساگ ہے۔ کہیں ہری
مرچیں۔ موتیا کے پھولوں کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیاں۔ بینگن کا
دلمہ گھی کی تلاجی۔ بادشاہ پسند کریلے۔ بادشاہ پسند دال ہے
کہیں بڑے۔ پھلکیاں۔ پوریاں۔ شامی کباب تلے جاتے ہیں
کہیں سیخوں کے کباب حسینی کباب تکّوں کے کباب۔ نان پاؤ
کے ٹکڑے گاجر کا لچھا اور طرح طرح کی چیزیں پک رہی ہیں۔ روزے
بہلا رہی ہیں۔ ایلو کوئی روزے خور سامنے آگئی۔ دیکھو اُس کا کیا
لکھا ہو رہا ہے۔ کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کا چور۔ ہاتھ میں بڑا
درجہ ۱۲
منہ میں کیڑا۔ کوئی کہتی ہے۔ روزے خوروں پہ کیا تباہی ہے۔
ٹوٹی جوتی پھٹی زرائی ہے + آخر یہاں تک اُس کا ناک میں دم کیا
کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی۔ ایلو وہ کسی کا روزہ اُچھلا۔ ہیں
اے بی یہ کیا ہوا؟ کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا۔ آپ
ہی سارے برتن توڑ پھوڑ۔ پکتی ہنڈیاں چولھے پر سے پھینک پھینکا

آپ ہی مُنہ تھوتھائے۔ اٹواٹی کھٹوائی لئے پڑی ہیں۔ مُنہ سے بولیں
نہ سر سے کھیلیں۔ ایک آتی ہے سمجھاتی ہے دوسری آتی ہے مناتی
ہے۔ بُوا خدا کا روزہ رکھو۔ بندوں پہ ظلم توڑو ایسے روزے سے
کیا فائدہ؟ کُتّے نے نہ فاقہ کیا تم نے کیا۔ ایک دفعہ ہی تیکھی ہو کر جھلا کے
بولیں۔ بس بی بس۔ اپنی زبان کو لگام دو۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی
تم بڑی خدا ترس ہو۔ کھڑی جنت میں جاؤ گی تو اپنے واسطے۔ ہم
دوزخ کا کُندہ بنیں گے تو اپنے واسطے۔ چلو بی چلو۔ اِس چنڈالنی
کے مُنہ نہ لگو۔ اسکے سر پر تو آج شیطان چڑھا ہے۔ تھو تھو۔ چھائیں
پھوئیں۔ خدا ایسے کے پرچھادیں سے بچائے۔ دیکھو! مالنیں دُکّانیں
لگائے محل میں پھولوں کے کنٹھے گونتھ رہی ہیں۔ سب فصل کے
میوے ترکاریاں بیچ رہی ہیں۔ ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی
ہیں۔ دہی بڑے فالودے پوریوں والیاں سر پر رکھے بیچتی پھرتی
ہیں۔ لو عصر کا وقت ہوا۔ نمازیں پڑھ پڑھ کے روزے کُھتائی کی
تیاّریاں ہونے لگیں دیکھو! ایک طرف گلاس طشتریاں رکابیاں
پیالے پیالیاں رنگ برنگ کی چینی کی۔ اور چمچے سینوں میں

لگے ہوئے رکھے ہیں۔ ایک طرف کوری کوری جھجریاں اور صُراحیاں
کاغذی آبخورے اور پیالے۔ چھوٹے چھوٹے لٹکنوں پر رکھے ہیں۔
اُوپر صافیاں پڑی ہوئی ہیں۔ سب ترکاریاں میوے وغیرہ آکر
رکھے گئے۔ سب کو چھیل بنا۔ کوئی سادی۔ کسی میں نون مرچیں لگا
مُونگ کی دال دھو دُھلا۔ کچھ کچّی۔ کچھ اُبلی۔ کچھ لال مرچوں کی۔ کچھ
کالی مرچوں کی بنا بنو کر طشتریوں اور رکابیوں میں لگائیں۔
مزنگتروں کو چھیل کھانڈ ملا راحت جان بنا اور کیلے کے قتلے پھلُوں
کا قیمہ کرکے کھانڈ ملا کر پیالوں میں رکھا۔ تلی ہوئی مُونگ۔ چنے کی دال
بیسن کی سویاں نُکتیاں بُھنے ہوئے پستے بادام نون مرچ لگے
ہوئے۔ بادام پستوں کے نُقل۔ چھوارے کشمش وغیرہ طشتریوں
میں رکھے۔ انگور انار فالسے تخم ریحاں فالودے میوے کا
شربت۔ لیموں کا آبشورہ بنا کر گلاسوں میں رکھا۔ دیکھو اب اپنے ہاتھ
کا سالن وغیرہ۔ اور روزہ کُشائی آپس میں بٹ رہی ہے۔ میں نے
تم کو بھیجی ہے۔ تم نے مجھ کو بھیجی۔ لو اب روزے کا وقت قریب ہے
کوئی نڈھال پڑی ہے۔ کوئی کہتی ہے۔ اچھی پیاس کے مارے

حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ کوئی کہتی ہے۔ ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے۔ روزے میں کتنی دیر ہے سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہیں ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہیں۔ ہرکاروں کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے۔ الیو وہ سورج غروب ہو گیا۔ مشرق سے سیاہی اُٹھی۔ روزے کا وقت ہوا بادشاہ نے توپ کا حکم دیا۔ ہرکاروں نے جھنڈیاں ہلائیں۔ وہ روزے کی توپ چلی۔ دھائیں۔ آذانیں ہونے لگیں اُسوقت کی خوشی دیکھو۔ کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہو گئیں پہلے ذرا سے آب زمزم یا مکّے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا پھر شربت کے گلاس ہاتھ میں لے چمچوں سے شربت پیا۔ کسی نے پیاس کی بیتابی میں گلاس ہی مُنہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا۔ ذرا ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا۔ پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریاں کھائیں سارا رمضان اسی چہل پہل میں گزر گیا ❊

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی۔ بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کہاروں نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہوادار میں سوار ہو جامع مسجد میں
آئے حوض کے پاس آکر ہوادار میں سے اُترے آگے خاص بردار
نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر اُمراء ادب
قاعدے سے اندر آئے۔ دیکھو! امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلّے (جانماز)۔ بائیں
طرف ولیعہد کا۔ دائیں طرف اور شاہزادوں کے مُصلّے لگے ہوئے
ہیں۔ بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے مُصلّوں پر آکر بیٹھے
امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا۔ امام جی منبر پر کھڑے ہوئے۔ قُورخانے (سلیح خانہ) کے
داروغہ نے تلوار امام جی کے گلے میں ڈالی۔ قبضہ پر ہاتھ رکھکر امام جی
نے خطبہ پڑھنا شروع کیا جب خطبہ پڑھ چکے اور اور بادشاہوں کے
نام لے چکے۔ جسوقت بادشاہِ وقت کا نام آیا توشے خانے کے داروغہ کو حکم ہوا
اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ مکبّر پر تکبیر ہوئی۔ امام نے نیت باندھی
سب نے امام کے ساتھ نیت باندھ لی۔ دو رکعتیں پڑھکر سلام پھیرا۔ دعا
مانگی۔ سنّتیں پڑھکر بادشاہ آثار شریف میں آئے۔ زیارت کی۔ پھر
سوار ہوکر قلعہ میں آئے۔ اُنتیسویں تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی
خبر کو روانہ ہوئے۔ دیکھو سب کی آنکھیں آسمان پر لگی ہوئی ہیں

اگر چاند دیکھ لیا یا کہیں سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی ہوئی۔ اوہو بھئی جوان عید ہوئی۔ نقّار خانے کے دروازے کے سامنے حوض پر بجیں توپیں عید کے چاند کی دھنا دھن چلیں۔ مبارک سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہیں تو پھر تیسویں کو یہ رسمیں ہوئیں

عید الفطر

رات کو توپیں ڈیرے خیمے فرش فروش عید گاہ روانہ ہوا سواری کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمّام کیا۔ پوشاک بدلی جواہر لگایا۔ خاصے والیوں نے جلدی سے دستر خوان بچھا۔ سوّیاں دودھ۔ اولے بتاشے چھوارے خشکا کھڑی مسور کی دال اُس پر لگا دی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ ذرا ذرا سا چکھ کے کُلّی کی۔ باہر برآمد ہوئے۔ جسولنی نے خبرداری بولی۔ باہر ترئی ہوئی۔ سب جلوس قاعدے سے کھڑا ہو گیا۔ فوجدار خاں نے ہاتھی بٹھا دیا۔ کہاروں نے ہودار مہاوت تلووں کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہودے میں سوار ہوئے۔ دیوانِ عام میں سواری آئی۔ احتشام توپخانے کی توپوں کی اکیس۲۱ آوازیں ہوئیں قلعہ کے دروازے پر پلٹنوں نے سلامی اُتاری۔ اکیس۲۱ توپیں چلیں

عید گاہ کے دروازے پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا۔
سلامی اُتاری توپیں سلامی کی چلنے لگیں۔ دروازے پر سے بادشاہ
ہوادار میں اور ولیعہد نالکی میں اور سب پیدل عید گاہ کے اندر آئے
چبوترے پر سے اُتر کر خیمے میں اپنے مصلّوں پر کھڑے ہو گئے۔ تکبّر تکبیر
ہوئی۔ سب نمازیوں نے صفیں درست کیں۔ امام جی کے ساتھ سب نے
نیّت باندھ لی۔ دو رکعتیں پڑھکر سلام پھیرا۔ سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ
ولیعہد شاہزادے اپنے مصلّوں پر بیٹھے رہے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا
قورخانے کے داروغہ نے امام جی کے گلے میں کلابتّونی پرتلہ اور تلوار ڈالی
امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر خطبہ پڑھا جب
بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا دعا
مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔ اب دھوپ چڑھ گئی تھی۔ بادشاہ نگڈمبر
میں سوار ہوئے۔ دیوانِ خاص میں آئے تختِ طاؤس پر بیٹھکر دربار
کیا۔ نذریں لیں۔ پھولوں کے طرّے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے۔ محل میں
داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پر بیٹھ کے محل کی نذریں لیں خاصہ کھایا گیا

عید الاضحیٰ

ذی الحجہ کے مہینے کی دسویں تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے۔ عید گاہ میں
آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو باتیں عید الفطر میں ہوئی تھیں وہی سب
اِس میں ہوئیں مگر یہ بات اِس میں زیادہ ہے کہ عید گاہ کے اندر جنوب
کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچوں بیچ میں ایک چبوترہ بنا ہوا ہے
اُس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہیں
اِرد گرد بڑے بڑے سراپچے کھچے ہوئے ہیں۔ ایک اُونٹ بانات کی جھول
پڑی ہوئی سینہ پر چونے کا نشان کیا ہوا۔ رسّوں میں جکڑا ہوا فرّاش
پکڑے کھڑے ہیں۔ دیکھو اب اُونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اُونٹ
کے پاس آئے۔ فرّاشوں نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اُونٹ کے
بیچ میں تان لی۔ قُورخانے کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ میں برچھی دی
قاضی نے اُونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر
چونے کے نشان پر اُونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اُسے ذبح
کیا۔ بادشاہ سوار ہو کر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے۔ ایلو یہاں ایک دُنبا
مہندی میں رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی خیمے میں آئے
مسند پر بیٹھے۔ بائیں طرف ولیعہد دائیں طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیر امرا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہو گئے - خاصے والوں نے جھٹ پٹ دسترخوانِ بچھا اونٹ اور دُمبے کی کلیجی کے کباب اور شیر مالیں اُس پر لگا دیں - بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیر مال کا اور ذرا سا کباب آپ منہ میں ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادوں اور مرزا میروں کو جو حاضر تھے کباب اور شیر مالیں اپنے ہاتھ سے دیں سب نے مجرا کر کے لے لیں - دربار برخاست ہوا خیمے میں زنانہ ہو گیا - بیگماتیں آئیں - بادشاہ نے خاصہ کھایا - تھوڑی دیر ٹھیر کر سوار ہوئے دیوان خاص اور محل میں آ کے وہی عید کی طرح دربار کیا - نذریں لیں - قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے ہاں بھیجے گئے

سلونو

اِس رسم کا ذکر یوں سنا ہے کہ عزیز الدین عالمگیر ثانی بادشاہ سے اُنکے وزیر غازی الدین خاں کو دشمنی تھی - ایک دن ایک ڈھکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور پُرانے کوٹلے میں ایک فقیر صاحب کمال آئے ہیں بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ - اُس نے کہا بہت خوب - دوسرے دن پُرانے کوٹلے میں ایک موقع کا مکان تجویز کر دو آدمی خنجر لیکر وہاں چھپوا کھڑے کر دیئے اور بادشاہ سے جھوٹ موٹ آ کر عرض کیا

کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہیں۔ ہم آپ بادشاہ ہیں۔ بادشاہ کو غرض
ہے تو آپ ہمارے پاس چلے آئیں۔ بادشاہ کو فقیروں سے بہت اعتقاد
تھا۔ فرمایا ہم آپ چلتے ہیں۔ جب کوٹلے میں پہنچے وزیر نے عرض کیا
جہاں پناہ! فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ناراض ہونگے۔ بادشاہ نے
حکم دیا اچھا سب یہیں ٹھیریں۔ بادشاہ تنِ تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے
جاتے ہی اُن دونو نابکاروں نے بادشاہ کے خنجریں بھونک دیں اور کام
تمام کرکے لاش کو دریا کی طرف نیچے پھینک دیا۔ آپ وہاں سے چنیت بنے
وزیر باہر آیا۔ لوگوں نے پوچھا حضور کہاں ہیں؟ کہا۔ فقیر صاحب پاس
بیٹھے ہیں۔ مجھسے خوابگاہ میں سے ایک کاغذ منگوایا ہے وہ لینے جاتا
ہوں تم سب یہیں کھڑے رہو میں ابھی اُلٹے پاؤں آتا ہوں۔ یہ فقرہ
گھڑکے یہ بھی وہاں سے سٹک گیا۔ اُدھر دریا کی طرف سے کوئی ہندنی
چلی آتی تھی کہیں اُس کی نگاہ پڑی کہ کسی کی لاش پڑی ہے پاس
آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ ہیں ہے ہے کس ظالم نے
یہ کام کیا ہے؟ وہیں بیٹھ گئی۔ جب بہت دیر ہوگئی تو یہ لوگ گھبرائے اور
دراّنہ اندر گھس گئے وہاں دیکھیں تو بادشاہ نہ فقیر۔ اِدھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے

نیچے جُھک کر جو دیکھیں تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی نگہبانی کر رہی ہے۔ لاش کو اُٹھا کر لائے۔ نہلا دُھلا۔ ہمایوں کے مقبرے میں دفن کیا۔ شاہِ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اِس خیر خواہی پر کہ اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی اُسکو اپنی بہن بنایا اور بہت سا کچھ اُسکو دیا۔ بہنوں کی طرح ساری رسمیں اُس سے برتتے رہے وہ بھی بھائی سمجھ کر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیھوار کو بہت سی مٹھائی تھالوں میں لیکر آتی تھی۔ اور بادشاہ کے ہاتھ میں سچے موتیوں کی راکھی باندھتی تھی۔ بادشاہ اُسکو اشرفیاں اور روپے دیتے تھے۔ شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی ؛

دسہرہ

دسہرے کے دن بادشاہ نے دربار کیا۔ دیکھو! پہلے ایک نیل کنٹھ بادشاہ کے سامنے اُڑایا۔ ایلو وہ بازخانے کا داروغہ باز اور شکرا لے کر آیا۔ بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا۔ لو دربار برخاست ہوا۔ تیسرے پہر کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑوں کو مہندی سے رنگ رنگا۔ رنگ برنگی

اُنپر نقاشی کرکہ سونے رُوپے کے ساز لگاکر جھروکوں کے نیچے لایا۔ بادشاہ
نے گھوڑوں کا ملاحظہ کیا۔ داروغہ کو انعام دیکر رخصت کیا +

دوالی

لو آج بہلا دیا ہے۔ دیکھو محل میں سب کی آمدورفت بند ہوگئی۔ سقنیاں بہنیں دھوبیں
مالنیں کہاریاں حلالخوریاں تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے
پائینگی۔ اور نہ کوئی ثابت ترکاری محل میں آنے پائیگی۔ بیگن
مولی کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی
ہوئی آئی۔ اسلیئے کہ کوئی جادو نکرے۔ تیسرے دیے کو دیکھو۔ آج بادشاہ
سونے چاندی میں تُلیں گے۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی
ایک طرف پلڑے میں بادشاہ بیٹھے دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ
بادشاہ کے برابر تول کے محتاجوں کو بانٹ دیا۔ ایک بھینسا کالا کمبل
کڑوا تیل ست نجا سونا چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق
ہوا۔ قلعہ کی برجوں کی روشنی کا حکم ہوا۔ کھیلیں بتاشے کھانڈ اور
مٹّی کے کھلونے۔ ہٹریاں اور ہاتھی مٹّی کے اور گنوں کی بھانڈیاں
نیبو کہاریاں سر پر رکھے جبولنیاں انکے ساتھ ساتھ گھر گھر بانٹتی پھرتی

ہیں۔ رات کو بیٹوں کے ہاتھی بیٹیوں کی ہٹڑیاں کھیلوں تماشوں سے بھری گئیں۔ اُنکے آگے روشنی ہوئی۔ نوبت روشن چوکی اور باجا بجنے لگا۔ چاروں کونوں میں ایک ایک گنا کھڑا کیا۔ ٹینٹوں میں ڈورے ڈالکر اُن میں لٹکا دیے۔ صبح کو وہ گنّے اور نیبو جلالخوری کو دیدیے۔ رتھبان بیلوں کو بنا سنوار۔ پاؤں میں مینہدی لگا زنگ بر کی اُس پر نقاشی کر سینگوں پر قلعی اور سنگوٹیاں ہاتھوں پر کارچوبی پٹّے اور سنکھ گلوں میں گھنگرو اُوپر کارچوبی باناتی جھولیں پڑی ہوئیں۔ چھم چھم کرتے لئے چلے آتے ہیں۔ بیلوں کو دکھا انعام اکرام لے اپنے کارخانوں میں آئے دوالی ہوچکی +

ہولی

دیکھو! ہولی میں جتنے سانگ شہر میں بنے سب بادشاہ کے جھروکوں کے نیچے آئے۔ انعام لے لیکر رخصت ہوئے +

جھروکوں کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکوں کے نیچے باغ ہے۔ باغ کے نیچے دریا بہتا ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہوے بیچ میں کشتیاں چھوٹیں کشتیوں

میں بھی خیمے پڑے - زنانے کا حکم ہوا - دُور دُور تک ریتی میں پہرے
لگ گئے کہ غیر کی بھنبھی بھی نہ دکھائی دے - چھوٹے چھوٹے بچّوں اور عورتوں نے
دُکّانیں لگائیں - خضری دروازے سے اُتر کر شاہزادے اور شاہزادیاں
محل - نو محلے کے سلاطین اور اُنکی بیگماتیں خیموں میں آکر جمع ہوئیں
ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی - دیکھنا کہاریاں کیا بے تکان ہوادار
کندھوں پر لیے چلی آتی ہیں - ساتھ ساتھ خوجے مورچھل کرتے بھنڈا ہاتھ
میں لیے اور جلنشنیاں ترکنیاں وغیرہ چلی آتی ہیں - وہ جسولنی نے
آواز دی خبردار ہو - ایلو سب کھڑے ہوگئے - مجرا کیا - بادشاہ جہاں نما
میں آکے بیٹھے - باغ لُوٹنے کا حکم دیا - اہاہا! - دیکھنا کیا سر پر پاؤں
رکھ کے دوڑیں جیسے ٹڈی دل اُمنڈ کر آیا - دم بھر میں سارے باغ کو
نوچ کھسوٹ ڈالا - کسی نے نیبو کھٹوں کی جھولیاں بھر لیں - کوئی
کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے - ایک ایک کو کھڑی پنجتی ہے - اچھی بُوا
آئیو - یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو - بھلا اُس لٹّس اور لُوٹم لاٹ
میں کون کسی کی سُنتا ہے - کوئی آموں کے درختوں پر پتھریں مار رہی
ہے - کوئی چاقو سروتوں سے میٹھی گنّے کاٹ رہی ہے - لونڈیاں

باندیاں جو ذرا دل چلی تھیں جھپ جھپ درختوں پر چڑھ گئیں۔ توڑ توڑ کر وہیں بکر بکر کھانے لگیں۔ اہاہا! دیکھنا کوئی تو گد سے نیچے گر پڑی۔ کسی کے کانٹا۔ کسی کے کھڑ پنچ لگی۔ بھوں بھوں بیٹھی رو رہی ہیں۔ وُوہی جھلسا لگے اس باغ کو۔ مجھ سر مونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا مفت میں لہو لہان ہوئی۔ لو باغ لٹ چکا۔ دیکھو! نیبو نارنگی انار کھٹّوں وغیرہ کی جھولیاں بھرے۔ ہاتھوں میں گنّے لیے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہیں۔ کوئی بیچاری جو خالی ہاتھ ہے تو کیا خفّت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے خفیف خفیف اپنا سا منہ لیے چلی آتی ہے۔ سب اسکو چھیڑتی نکوّ بناتی چلی آتی ہیں۔ بس خفیف۔ دیکھو ہم یہ جھولیاں بھر بھر کر لائے۔ لو ہم سے لے لو تم اپنے جی میں نہ کڑھو وہ کہتی ہیں۔ بوا تمہارا تم ہی کو مبارک رہے بھاڑ میں پڑو۔ کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لیے اپنا منہ ہاتھ کانٹوں سے نُچواتی۔ اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کروں۔ ایسی کیا نعمت کی ماں کا کلیجا تھا۔ اہاہا! سچ کہتی ہو تمہاری خفّت ہمارے سر آنکھوں پر اچھی یہ بتاؤ پھر تم گئیں کیوں تھیں؟ ایک ایک کا منہ تکنے۔ بوا تمہاری

وہی لومڑی کی کہاوت ہے۔ انگور کے درخت کے نیچے آئی۔ خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی۔ بہت سی اُچھلی کودی۔ جب کچھ نہ ہاتھ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچّے ہیں کون دانت کھٹّے کرے۔ لو اب خیموں میں آکر ناچ رنگ دیکھنے لگیں۔ ناؤں میں بیٹھکر دریا کی سیر کرنے لگیں۔ دریا کے کنارے آپس میں چھینٹم چھانٹا اڑنے لگیں۔ دیکھو کسی کا پاؤں کیچڑ میں پھسل گیا۔ ساری لت پت ہوگئی کوئی دلدل میں پھنس گئی اپر کیسے قہقہے پڑ رہے ہیں۔ وہ کھسیانی اور رنجھی ہوہو ایک ایک کو چیختی اور پکارتی ہیں۔ اے بی اکی! اے بی ڈھکی! اچھی ادھر آئیو۔ ذرا ہمیں اس کیچڑ میں سے نکالیو۔ کوئی تو جان بوجھکر آنا کانی دیتی ہے کوئی کہتی ہے بُو اٹکی پڑے تمہارے ڈھنگوں پر۔ اچھّی کیچڑ میں کیوں جا پھنسیں۔ اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ! دلدل میں جا کودیں۔ سچ مچ دریا کو دیکھکر آنکھیں پھٹ گئیں یا دیدے پتھرا گئے۔ غرض خوب ہی بولیاں ٹھٹولیاں مار کر انکو نکالا۔ لو اب نکھے کا وقت آیا۔ بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پانو تک گلابی کپڑے پہنے جدھر دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہیں دریا کے کنارے گویا گلابی باغ کھلگیا۔ سب سلاطینوں کے

گُلابی کپڑے۔ گُلابی پگڑیاں۔ کندھوں پر بندوقیں۔ گلے میں پَرتلے۔ کمر میں تلواریں ہیں۔ کوئی صوبہ دار۔ جمعدار۔ دفعدار نشان بردار۔ کوئی تاشے باجے والا۔ کوئی نقیب بنکر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہیں۔ او ہو! وہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ میں سے اُٹھکر دُھوم سے آیا۔ سلاطینوں کی پلٹن سلامی اُتار پنکھے کے آگے ہوئی۔ اُسکے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیاں چلیں۔ اِنکے پیچھے ہوادار میں بادشاہ اور شاہزادے۔ شاہزادیاں۔ سلاطینوں کی بیگماتیں تخت کے اِرد گرد پنکھے کے ساتھ ساتھ چلیں۔ درگاہ میں جاکے پنکھا چڑھا دیا۔ بادشاہ اپنی بیٹھک میں آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے ✤

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اُسکا نام ہے۔ بیچوں بیچ میں ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے۔ حوض میں جل محل ہے۔ شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادوں دو مکان سر سے پاؤں تک سنگِ مرمر کے ہیں

اُنکے بیچ میں چھوٹے چھوٹے حوض ہیں۔ حوض میں پانی کی چادر پر
گرتی ہیں۔ چاروں طرف لال پتھر کی بڑی بڑی چار نہریں ہیں
اُن میں پانی جاری ہے۔ نہروں کے گرد لال پتھر کی گُلکاری کی
کیاریاں۔ کیاریوں میں گیندا۔ گُل مہندی۔ گلِ نورنگ۔ شبّو۔
زنبق۔ گلِ طُرّہ۔ سُورج مکھی وغیرہ کھِل رہا ہے۔ موتیا۔ چنبیلی
جوئی۔ رائے بیل۔ گُلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔ مولسری کے پھُولوں
سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بُلبلیں چہک رہی ہیں۔ سبزہ لہک
رہا ہے۔ دیکھو آم شہد کوزہ*۔ بتاشہ*۔ بادشاہ پسند*۔ محمد شاہی لڈو*
وغیرہ۔ اور انار۔ امرود۔ جامن۔ رنگترہ۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کھٹّا نیبو
انجیر۔ شہتوت۔ بہدانہ۔ فالسہ۔ کھِرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب
انگور۔ ناشپاتی۔ کمرک۔ بیری۔ کٹھل۔ بڑھل۔ پاکھل۔ کٹروندہ
وغیرہ کے درخت پھل پھُولوں میں لدے ہوئے جھُوم رہے ہیں
مینہ کا جھمکا لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہیں پپیہا پیہو پیہو
کر رہا ہے۔ کویل کُوک رہی ہے۔ ایلو وہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا
کہ سر سے پاؤں تک سب لال جوڑے پہنکر آئیں۔ دیکھو سب نے

* آم کا نام ہے ۱۲

لال جوڑے رنگوائے۔ مارا مار کرکے اُن پر مصالحہ ٹکوائے۔ باغ میں
(گوٹہ کناری ۱۲)
خیمے کھڑے ہوئے۔ حوض کے چوگرد لکڑیوں کی باڑیں بندھیں
اُن پر فرش ہوا۔ ایک طرف بادشاہ کی جہاں نما کھڑی ہوئی۔ حوض
(خیمہ سرگاہ)
میں نواڑے[1] چھوٹے۔ دکانیں لگیں۔ مالنیں۔ بنواڑنیں۔ اور
ترکاری میوے۔ گوٹہ کناری۔ کپڑے والیاں قرینے قرینے سے
بیٹھی ہیں۔ بڑے والیاں بڑے اور پوریاں پھلکیاں تل رہی
ہیں۔ کبابنیں کباب لگا رہی ہیں۔ دہی بڑے والیاں دہی بڑے
بیچتی پھرتی ہیں۔ بساطی اور ساده کاروں کے لڑکے طرح طرح کا
اسباب اور انگوٹھیاں چھلے لیے بیٹھے ہیں۔ حلوائیوں کے چھوکرے
پوریاں کچوریاں مٹھائیاں بیچ رہے ہیں۔ اہاہا! ذرا بہرہ پلٹنوں
کو تو دیکھو۔ کیا چھوٹے چھوٹے لڑکے تلنگوں اور نجیبوں کی سی وردیاں
پہنے۔ بندوق توسدان لگائے۔ قطار باندھے برابر قدم سے قدم
ملائے چلے آتے ہیں۔ ایلو وہ مٹکنا سی توپیں ننھے ننھے گولنداز۔
نیلی وردیاں پہنے۔ توپیں کھینچے لیے آتے ہیں۔ جا بجا بہرہ
پلٹنوں کے پہرے لگ گئے۔ توپیں الگ ایک جائے کھڑی ہو گئیں

[1] چھوٹی کشتیاں۔ ڈونگے ۱۲

لو باغ کی تیاری ہو چکی۔ اب بیگماتیں اور شاہزادیاں آنی شروع ہوئیں۔ لال لال چُوچُہاتے جوڑے جھجھماتے پہنے ہوئے۔ سونے میں پیلی۔ موتیوں میں سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہیں۔ ساتھ ساتھ انّا مُغلانیاں۔ مانی۔ ددا۔ چھوچھو۔ ہیّا۔ نوکریں۔ چاکریں۔ لونڈیاں باندیاں۔ ہاتھوں چھاؤں۔ اللہ بسم اللہ کرتی۔ صدقے قربان ہوتی چلی آتی ہیں۔ دیکھنا بلاتوں۔ صدقے گئی۔ واری گئی۔ بیچ بیچ میں چلو۔ سفید چادر اوڑھ لو۔ اِس چھتّے میں چوٹی والا رہتا ہے۔ اور رستی کا بھی ڈر ہے۔ دُور پار شیطان کے کان بہرے۔ کسی کا کہیں سایہ چھپیٹا نہ ہو جائے۔ تو یہ بُوڑھا چونڈا کورے اُسترے سے مُنڈ جائے۔ جو کسی نے بناؤ کو ٹوکا تو قہر آگیا۔ انّا۔ ماتی۔ ددا۔ پنجے جھاڑ کے اُسکے پیچھے چمٹ گئیں۔ حف تمہاری نظر۔ تمہارے دیدوں۔ رائی نون دیکھو۔ تمہاری ایڑی میں گو لگا۔ اچھی دیکھیو اُس کلجبّی نے ایسا ہُونسا مجھے تو آج اپنی بچّی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے۔ ذرا اُس کلھیاری کے پاؤں تلے کی مٹّی چولھے میں جلائیو۔ دیکھو اب باغ میں چاروں طرف گانا بجانا اور آپسمیں ہمجولیاں ہلکر جھولوں

اور ہنڈولوں میں جھول رہی ہیں۔ ایک ایک پر بولیاں ٹھٹھولیاں
مار رہی ہیں آج تو اس لال جوڑے پر چوٹ ہے۔ بھوٹ بُوا تم کو
کون سنہری جوڑے کو کالی گوٹ لگا۔ کلیجی پھیپھڑا کر دیا۔ واہ۔ اچھی یہ
بُرا معلوم ہوتا ہے۔ خاک تمہاری ارواح۔ اچھی تمہیں کیا نہیں
سوجھتا ہے۔ دشمنوں کے دیدے ٹیم ہوگئے۔ ایلو ٹاٹ کی انگیہ مونجھ کا بخیہ
درگور تمہاری صورت۔ یہ موا صدقے کا دوپٹہ اُس پر یہ بھاری مصالحہ
اہا ہا! کوے کی چونچ میں انار کی کلی۔ اس کالی کلوٹی شکل پر یہ لال
جوڑا کیا کھلتا ہے۔ بی تمہاری وہی کہاوت ہے کہ آ بُوا لڑیں۔ لڑے
ہماری بلا۔ بلا لیجائے تمہیں چلا۔ چلو ہونے لگی۔ ذرا سی بات تم سے پوچھی
تھی۔ تم تو جھاڑ کا کانٹا ہوگئیں دیکھنا سرڈولی پاؤں کہار آئیں
بیوی نو بہار۔ اچھی میں کہتی ہوں تمہارا کیوں ہڈرا گیا ہے۔ آدمی
کدھر اُڑ گئے جو اکیلی پانچے پھڑکاتی پھرتی ہو۔ اہو ہو اچھی تمہیں
ہماری جان کی قسم۔ ہمارا حلوا کھائے۔ ہمیں کو ہے ہے کر کے بیٹھے
جو اس بڑھیل کی وجھ کو دیکھے۔ سرگالا منہ بالا۔ سینگ کٹا بچھڑوں میں
ملیں۔ منہ میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ لال جوڑا اٹکائے کیا

گھٹنے سے میٹھی ہیں۔ ایلو! یہ اَور قہر توڑا کہ پوپلے مُنہ میں مسّی کی دھڑی اور سُوکھے سُوکھے ہاتھوں میں مینہدی بھی لگی ہوئی ہے۔ اچّھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے مگر کمبخت یہ مینہدی اور مسّی کی دھڑی جمائے بغیر کیا اِنکی سُرتی نہ تھی۔ دیکھو لونڈیوں پر غصّہ ہو رہا ہے۔ اری گُل بہار۔ نو بہار۔ سبزہ بہار۔ چنپا۔ چنبیلی۔ گُل چمن۔ نرگس۔ مان کنور۔ انند کنور۔ چنچل کنور۔ مبارک قدم۔ نیک قدم۔ کِدھر اُڑ گئیں؟ ایلو وہ باغ میں کُدکڑے لگاتی پھرتی ہیں۔ سِگدّڑے مارتی پھرتی ہیں۔ بھلا ری علامۂ دہر۔ قطّامہ۔ چڑیل۔ مالزادی۔ قحبہ بچی۔ سر مونڈی ناک کاٹی۔ ایسی شتر بے مہار ہوگئیں۔ ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا۔ سب کو ازار میں ڈالکر پہن لیا۔ کام کاج پر دیدہ ہی نہیں لگتا۔ ایک جائے پاؤں ہی نہیں ٹکتا۔ جلے پاؤں کی بِلّی کی طرح نچلی ہی نہیں بیٹھتیں سارے باغ کے جائے لیتی پھرتی ہیں۔ مَیں لہُو کے گھُونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہوں۔ کیسے تگلے کے سے بَل نکالتی ہوں۔ کوئی دن کو یاد کرو بچّوں کو شور پڑ رہا ہے۔ بُوا تم بھی کیا نین مُتنی ہو۔ ذرا ذرا سی بات ٹِسوے بہاتی ہو۔ ایسی کیا انوکھی۔ اچرج۔ جانِ آدم[رونی ۱۲]۔ نعمت کی

ماں کا کلیجہ۔ چیل کا مُوت۔ عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئیں چھوٹی بہن تھی اگر اُس نے لے لیا تو کیا ہوا۔ آؤ میں تمہیں اور منگا دونگی اچھی دیکھتی ہو اِس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے کیسے دھیے مچا رکھے ہیں۔ اپنا لہو پانی ایک کیے ڈالتی ہے۔ کسی عنوان نہیں بہلتی۔ ارے کاکا! ارے فلاں قلی! جائیو بیوی کے لیے یہ چیز لائیو۔ بیگم صاحب مَیں ابھی دیکھکر آیا ہوں کسی کی دُکان پر نہیں ہے۔ ایسا کیا بازار میں اُوڑ (کال) پڑ گیا۔ یہ حرامی ٹکا۔ مادر بخطا۔ کام چور نوالہ حاضر تو یہیں سے بیٹھا بھیگی بلّی بتاتا ہے۔ ٹالم ٹولے کرتا ہے۔ اری یاقوت۔ اری زمرّد تو جاکر جہاں سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لیکر آ۔ الہٰی یہ مُوا غارتی کہیں سے یہ موٹے موٹے مچنگڑ۔ موے کچکونڈرے اپنے نگلنے اور ٹھوسنے کو اُٹھا لایا۔ یہ تم ہی بیٹھکر ٹھورو۔ کھانے کو بسم اللہ۔ کام کو نعوذ باللہ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے انکی کیا خطا ہے؟ چلو اب تو نہ رُوٹھو آو مَن جاؤ غصّے کو تھوک دو۔ بہت چوچلے نہ بگھارو۔ مجھے یہ نکتوڑے نہیں بھاتے آپس میں بیر اکھیری۔ کٹّم کٹّا نہیں کرتے۔ ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی۔ مجھے تو دونو آنکھیں برابر ہیں تم کیا جنّت میں لیجاؤگی

وہ کیا مجھے دوزخ دکھائیگی۔ چلو تمہیں منتی نہ منو۔ جوتی کی نوک سے
تم روٹھے ہم چھوٹے۔ ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے۔ ہم بھی
جلے کو جلائیں گے۔ نون مرچیں لگائیں گے۔ لو اب دو گھڑی دن
باقی رہا۔ حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی۔ وہ جسولنی نے آواز دی۔
خبر دار ہو۔ سواری آئی۔ دیکھو بادشاہ کی بھی لال پوشاک ہے۔ لال
ہی رنگے ہوئے ہُما کے پروں کے مورچھل ہیں۔ بچھیرہ پلٹنوں نے
سلامی اُتاری۔ چھوٹی چھوٹی توپیں دغنے لگیں سب حوض پر
آبیٹھیں۔ بادشاہ اپنی جہاں نما میں آئے۔ سروقد کھڑے ہوکر سب نے
آداب مجرا کیا۔ دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا۔ ایلو وہ باغ
لوٹنے کا حکم ہوا۔ اہا ہا! دیکھنا۔ کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھ پر مَیں تجھ پر
دوڑیں۔ کوئی جھپیٹ میں آکر گر پڑی۔ دیکھو! اناّ دوا کیسی بھیٹرا
جلاتی بلبلاتی دوڑیں۔ جھٹ جھاڑ پونچھ کے اُٹھا لیا۔ ایک لوٹا پانی
کا اُس جا پے چھڑک دیا۔ لاکھوں فضیحتے کھڑی کر رہی ہیں۔ تجھ گرانے
والی کو جہاں اُسکی دائی نے ہاتھ دھوئے قربان کروں۔ ایسی خرمست
ہوگئیں آنکھوں پر چربی چھاگئی۔ ہے ہے کیا اُلٹا زمانہ آگیا۔ اِنٹیں

دہیں روڑے اُچھلے۔ ہٰیں بی دداہمیرے چوٹ ووٹ کہیں ہٰیں لگی۔ تم ناحق اتنے پھپڑ دلالے مچاتی ہو۔ کھیل میں شاہ وگدا برابر ہے دیکھو! درختوں کو بلاکی طرح جاکر لپٹ گئیں۔ پھل پھول پتّوں تک نوچ کھسوٹ ڈالے۔ بیویاں جھولی پھیلائے نیچے کھڑی ہیں۔ لونڈیاں باندیاں اُوپر سے توڑ توڑ کر اُنکی گودی میں ڈالتی جاتی ہیں۔ کوئی کہتی ہے اچھّی میری دُردانہ دلشاد مجھے وہ زنگترہ توڑ دے۔ کوئی کہتی ہے اچھّی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا کھٹّا توڑ دے۔ مَیں تجھے ایک روپیہ دونگی۔ ایلو ایک جو آئیں اُنہیں کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ میں سے اُچک لیگئیں یہ مُنہ تکتی کی تکتی رہگئیں بولی چوروں پر مور پڑے اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اُتارنے کو اَوروں کا لُوٹ لیا۔ اب یہ سرخرو چونڈا ایمان بھونڈا سب میں بیٹھکر شیخیاں بگھارینگی۔ ہم بھی لوٹ لائے۔ مَیں بھی کوس کوس کے ڈھیر کرونگی الٰہی چُھریاں کٹاون انتی سار زہرمار ہووے۔ لو اب شام ہوئی۔ دونو وقت ملتے ہیں جُھٹ پُٹا ہوگیا۔ بس صاحبوں چلو چاند نے کھیت کیا۔ چاندنی چھٹکی۔ چاند کی بہار تو تو۔ دیکھو اب

حوض اور نہر کی پٹڑیوں پر بیٹھیں چاندنی منا رہی ہیں۔ نواڑوں
میں بیٹھی حوض میں پھر رہی ہیں۔ سفید سفید پھولوں کے کنٹھے
گلے میں۔ کانوں میں پھولوں کی بالیاں۔ لال لال کپڑوں پر
عجب بہار دکھا رہی ہیں۔ کہیں ڈھولکی بج رہی ہے۔ گانا ہو رہا ہے
کہیں دس گھرا بچیسی قصّے کہانیاں پہیلیاں مکریاں ہو رہی
ہیں۔ دس بیس مل کر کھڑی ہو گئیں۔ آؤ بھئی آنکھ مچولی کھیلیں قطار
باندھ کے۔ ایک نے سامنے کھڑے ہو کر کہنا شروع کیا۔ اڑنگ بڑنگ
طوطی زبر تنگ مائی جی کا تھان کھیلے چوغان ہریا ہر بس یہ تو
یہ دس جسکے نام پر دس آتا گیا اُسکو نکالتی گئی۔ اخیر میں جس کے
نام پر دسّ آیا۔ وہ چور بنی۔ ایک بڑی بوڑھی کو بیچ میں دائی بنا کر
بٹھا دیا۔ دائی نے چور کی آنکھیں میچیں اور سب نے کہا تمہاری گود میں
کیا۔ چور نے کہا مٹر۔ اُنہوں نے کہا تمہاری آنکھیں چٹر پٹر ہو ویں
جو تم آنکھیں کھولو۔ یہ کہکر کونوں کھتروں میں جا چھپیں ایک نے
آواز دی۔ چور چھوٹے دائی کی بلا لوٹے۔ دائی نے چور کی آنکھیں کھولدیں
چور ہکّا بکّا اِدھر اُدھر دیکھتی پھرتی ہے۔ ڈھونڈ بھال کے ایک آدھ کو

پکڑا۔ وہ جھپ بیٹھ گئی۔ چور کو کہنے لگی ہٹو بھئی یہ کیا سہی ہے گاڑی بھر رستہ دو۔ چور نے رستہ دیا۔ اور نکل نکل کے بھاگیں۔ چور اُنکے پیچھے دوڑی۔ کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا۔ اور کہا دائی دائی تیرے ساتوں بھائی۔ دوڑنے میں کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی۔ یا ذرا سا چور کا ہاتھ بھی کسی کو لگ گیا۔ یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی۔ تو اب یہ چور بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اُس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے دوپٹے سے باندھا۔ آدھا دوپٹا ہاتھ میں پکڑے سارے میں لیے کہتی پھرتی ہیں۔ ہاریں ساتوں لینڈ تُمہاریں۔ جب اُس نے تھک کر ناچار اقرار کیا۔ ہاں بھئی تُمہاری۔ جب اُسکی ٹانگ کھولی۔ سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج۔ انوکھے کھیل۔ نرالی باتیں ہوتی رہیں آٹھویں جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی۔ وہ بھاری بھاری تلواں نئی نئی ٹکمن کے لال لال جوڑے۔ سونے کے سچے جڑاؤ اور موتیوں کے گہنے پہنے۔ نک سے سُک بناؤ سنگار کیے سارے شہر کی عورتیں اُمنڈ آئیں۔ باغ گوناگوں ہو گیا۔ دیکھنے والے اش اش کرتے ہیں۔ طوطیاں ہاتھ پسارتی ہیں۔ لو اب چار گھڑی دن باقی رہا۔ چاندنی چوک کے

باغ سے پنکھا اُٹھا - دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا - نیچے سچّے موتیوں کی جھالر - اُس میں سچّے آویزے - اُوپر سونے کا مور - اُسکے پیٹ میں گلاب کیوڑا بھرا ہوا - پنجوں میں سے نکل نکل کے سب کو معطّر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں - نفیری بجتی ہوئی - ہزارے چھوٹتے ہوے - سپاہیوں کے تُمن باجا بجاتے ہوئے - پیچھے سلاطین اور امیر اُمراء ہاتھیوں پر سوار - دوطرفہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ - اِس دھوم دھام سے باغ کے دروازے پر پنکھا پہنچا - سب لوگ باہر ٹھیر گئے - سلاطین پنکھا لیکر اندر آئے - بادشاہ سوار ہوئے - چھوٹی چھوٹی توپیں ننّے ننّے گولنداز دھنا دھن چھوڑنے لگے پیچھے پلٹنیں سلامی اُتار آگے ہوئیں - اُنکے پیچھے تاشے باجے - روشن چوکی والیاں - تاشہ ڈھول جھانج طبلہ نفیری بجاتی چلیں - اُنکے پیچھے سلاطین پنکھا لیے ہوے - پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار میں سوار - خوجے مورچھل کرتے - جسنیاں تُرکنیاں قلماقنیاں اُردابیگنیاں ہٹو بچو کرتی - جبولنیاں خبرداری پُکارتی - شاہزادے تخت کا پایہ پکڑے - شاہزادیاں سلاطینوں کی

بیگماتیں۔ نوکریں چاکریں لونڈیاں باندیاں شہر کی عورتیں پیچھے ساتھ چلیں۔ اسوقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی میٹھی پھوار پڑتی ہے۔ کبھی پھنیاں پھنیاں برسنے لگتا ہے۔ آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی ہے۔ زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور اُمنڈ رہی ہے۔ اُدھر بادل کی گرج بجلی کی چمک اِدھر گوٹے کی جھمک۔ جواہر کی دمک سے آنکھوں میں چکاچوندی آتی ہے نفیری کی آواز قہر ڈھاتی ہے۔ محل میں گلیوں میں عورتوں کے غٹ کے غٹ چلے آتے ہیں۔ کوٹھوں پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں۔ کہیں تل دھرنے کو جاے نہیں۔ تھالی پھینکو تو سر ہی پر گرے جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو۔ ایک چھت بیر بہٹیاں سی دکھائی دیتی ہیں اِس تجمل اور کرّوفر سے درگاہ میں شام کو پنکھا چڑھا کر پھر سب باغ میں آئے۔ روشنی کی تیاری ہوئی۔ حوض کے چوگرد نہر کی پٹڑیوں پر دورستہ بانسوں کے ٹھاٹھروں میں لال لال کنول۔ اُن میں دُغدغے روشن ہوئے۔ چاروں طرف سے آگ سی لگ گئی۔ نواڑوں میں روشنی جیسے چھلاوے حوض میں پھر رہے ہیں۔ درختوں میں

غول کے غول ۱۲

چھوٹی کشتیاں ۱۲

قمقمے جگنو کی طرح چمک رہے ہیں۔ کہیں بین بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے۔ کہیں ناچ رنگ ہو رہا ہے۔ رات اسی سیر و تماشے میں گزری۔ صبح کو سب اپنے اپنے گھر گئے۔ لو میلہ ہو چکا ۔

پھول والوں کی سیر

دلّی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤں ہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا وہاں مزار ہے۔ اس سبب سے یہ گاؤں خواجہ صاحب یا قطب صاحب کرکے مشہور ہے بادشاہوں کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہاں موجود ہیں اور امیروں نے بھی سیر کے واسطے یہاں مکان بنائے ہیں۔ برسات میں یہاں عجب کیفیت ہوتی ہے۔ اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہاں کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔ اس سبب سے برسات کے موسم میں یہاں آکر رہتے تھے۔ جس زمانے میں مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چاہیتے بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُنکی والدہ نے یہ منّت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آئیں گے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولوں کا چھپر کھٹ اور غلاف

بڑی دھوم سے چڑھاؤنگی۔ جب مرزا جہانگیر چھٹکر آئے تو اُنکی
والدہ نے اپنی منّت پُوری کی۔ غلاف اور پھولوں کا چھپر کھٹ اور
چھپر کھٹ میں پھول والوں نے اپنا ایجاد ایک پھولوں کا پنکھا بھی
بنا کر لٹکا دیا تھا۔ حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر چڑھایا اور بہت سا
کھانا دانا فقیروں کو لُٹایا۔ بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے
قلعہ کے لوگ اور شہر کی خلقت جمع ہو گئی۔ گویا ایک بڑا بھاری میلہ
ہو گیا۔ اکبر شاہ بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا۔ ہر برس ساون کے
مہینے میں مقرر کر دیا۔ دو سو روپے پھول والوں کو پنکھے کی تیاری
اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا
تھا۔ بلکہ اب بھی ہوتا ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ دیکھو مہینوں
پہلے بادشاہ کے ہاں پنکھے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ رنگ برنگ کے
جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے ہیں۔ فراش۔ سپاہی
اور سب کارخانوں کے لوگ خواجہ صاحب روانہ ہوئے۔ دیوانِ خاص
بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ۔ فرش فروش۔ چلون۔ پردے لگا آراستہ
کیا۔ ایک دن پہلے محل کا تانتا روانہ ہوا۔ خاصگی رتھوں میں

توڑے داریں تصرّف میں سب کارخانے والیاں نوکریں چاکریں
عزت دار ۱۲
لونڈیاں باندیاں ہیں۔ خوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہیں
خُمریاں رتھوں کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہیں
اللہ خیریں ہی خیریں رہینگی۔ تیرے من کی مرادیں ملیں گی ملیں گی
تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے۔ تیرے بٹوے میں پیسہ دھرا ہے دھرا ہے
تجھے مولیٰ نوازے دیجا دیجا۔ دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے
چڑھی بڑھی بیگماتیں اور شاہزادے نالکی اور عماریوں میں ساتھ
ہوئے۔ شہر کے باہر سواری آئی سب جلوس ٹھیر گیا۔ سلامی اُتار قلعہ کو رخصت
ہوا۔ چھڑی سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھ گھوڑوں کی بگھی
میں خواجہ صاحب میں داخل ہوئے۔ دیکھو سنہری بگھی اُوپر نالکی نما
بنگلہ۔ آگے چھجّہ۔ اُن پر سنہری کلسیاں ہیں۔ کوچبان لال لال
بانات کی کمریاں پھُندنے دار گردان ٹوپیاں۔ کلابتونی کام کی پہنے
ہوئے۔ گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہیں۔ آگے آگے سانڈنی
سوار پیچھے سواروں کا رسالہ۔ آبدار بِھنڈ لیے۔ چوبدار عصا لیے گھوڑوں
سوار بگھی کے ساتھ ساتھ اُڑائے جاتے ہیں۔ ایلو۔ بادشاہی محل سے

لیکر تالاب اور جھرنہ اور امریوں اور ناظر کے باغ تک زنانہ ہوگیا
جابجا سر اینچے کھنچ گئے۔ سپاہی اور خوجوں کے پہرے لگ گئے۔ کیا مقدور
غیر مرد کے نام کا پتنہ بھی کہیں دکھائی دیجائے۔ محل کی جنگلی ڈیوڑھی سے
بادشاہ ہوادار میں اور ملکہ زمانی تام جھام میں اور سب ساتھ ساتھ
سواری کے جھرنے پر آئے۔ بادشاہ اور ملکہ زمانی بارہ دری میں بیٹھے
اور سب اِدھر اُدھر سیر کرنے لگیں۔ کڑاھیاں چڑھگئیں۔ پکوان ہونے
لگے۔ اُمریوں میں جُھولے پڑگئے۔ سودے والیاں آبیٹھیں۔ دیکھو
کوئی حوض اور نہر کی پٹڑیوں پر ٹلک ٹلک پھرتی ہے۔ کوئی کھڑاؤں
پہنے کھٹ کھٹ کرتی ہے۔ کوئی آپسمیں ہاتھ میں ہاتھ پکڑے ٹھمک چال چلی
آتی ہے۔ کوئی اُمریوں میں جھولے پر بیٹھی گاتی ہے۔ جُھولا کن ڈالو
ہے اَمریاں۔ باگ اندھیری تال کنارے۔ مورلا جھنکارے بادر کارے
برسن لاگیں بوندیں پُھنّیاں پُھنّیاں۔ جھولا کن ڈالو ہے اَمریاں
سب سکھی مل گئیں بُھول بُھلیاں۔ بھولی بھولی ڈولیں شوق
رنگ سیاں۔ جھولا کن ڈالو ہے اَمریاں ٭ ایلو ایک گھڑی ایک ایک کو
ہلسا رہی ہے۔ اے بی زناخی۔ اے بی دشمن۔ اے بی جانِ من

اچھی چلو پھسلنے پتھر پر سے پھسلیں۔ وہ کہتی ہیں بی ہوش میں آؤ۔
اپنے حواسوں پر سے صدقہ دو۔ اپنی عقل کے ناخون لو۔ کہیں کسیکا
ہاتھ منہ تڑواؤ گی۔ انّا ددا سمجھانے لگیں۔ واری کہیں بیویاں
بادشاہزادیاں بھی پتھروں پر سے پھسلتی ہیں۔ لونڈیوں باندیوں
کو پھسلواؤ۔ آپ سیر دیکھو۔ چلو بی ہیں تمہارے بھلاسڑوں میں
نہیں آتی۔ تم یوں ہی پھپڑ دلالے کیا کرتی ہو۔ نہیں نہیں ہم تو
آپ ہی پھسلیں گے۔ اچھا تم نہیں مانتیں تو دیکھو میں حضور سے
جا کر عرض کرتی ہوں۔ دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھیں
وہ جھوم جھوم بادلوں کا آنا اور بجلی کا کوندنا مینھ کی چھم چھم پانی کا
شور ہوا کی سائیں سائیں کوئل کی کوک پپیہے کی آواز۔ مور کی
جھنگار گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے۔ پہاڑوں پر سبزہ
لہلہا رہا ہے۔ رنگین کپڑوں سے لالہ نافرمان کھل رہا ہے۔ مینھ سے
رنگ گرٹ کٹ کے رنگین پانی بہ رہا ہے۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے۔ جامنیں
پٹاپٹ گر رہی ہیں۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہیں۔ لو شام
ہوئی۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو! بادشاہ سوار ہوئے۔ ایلو وہ سب

بہلاوے بکیں ۱۲

کچھ پھینک پھنکا سواری کے ساتھ ہولیں۔ نوکریں چاکریں گٹھری مٹھری سینت سنبھال پیچھے پلو ہتو کرتی دوڑیں۔ لو اب پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا زنانہ ہوگا۔ اور اسی سیر تماشے میں گزریگا۔ تین دن سیر کے باقی رہے۔ پھول والوں نے بادشاہ کو عرضی دی۔ دو سو روپیہ جیب خاص سے انگوٹھیکے کی تیاری کا مرحمت ہوا۔ تاریخ ٹھیر گئی شہر میں نفیری بج گئی۔ جھرنے کا زنانہ موقوف ہوا دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی جنکے مکان تھے وہ تو اپنے مکانوں میں آدھمکے اور مقدور والوں نے سو سو۔ دو دو سو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لیے کرایہ کو لے لیے۔ غریب غربا کو جہاں جائے ملگئی وہیں بیچارے اُتر پڑے بعضے فاقہ مست لنگوٹی میں مست رہنے والے عین دن کے دن روٹیاں گھر سے پکوا۔ کپڑے بغل میں مار پنکھا دیکھنے پہنچے۔ پنکھا درگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ اپنے گھر کو جنبپت بنے۔ لو صاحب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں مل گئے۔ جمعرات کے دن سارے شہر کے امیر غریب دکاندار ہزاری بزاری جمع ہوگئے۔ شہر سُن سان ہوگیا۔ یہاں کی

کیفیت دیکھو کسی مکان میں اُجلے اُجلے فرش - زربفتی مسند تکیے
چاندی کے پلنگ - باناتی پردے جِھین جِھین چلونیں - پُھولدار نگیری
ہنڈیاں دیوارگیریاں آئینے جھاڑ فانوس لگے ہوئے ہیں -
تھئی تھئی ناچ ہو رہا ہے - دیگیں کھڑک رہی ہیں بریانی مُتنجن
قورمہ پک رہا ہے - قہقہے چہچہے اُڑ رہے ہیں - کہیں خیمے ایک چوبے
دو چوبے - بچوبے - راوٹیاں کھڑی ہیں - آپس میں بیٹھے کھلّی ٹھٹے
مذاق کر رہے ہیں - ناچ رنگ ہو رہا ہے - پراٹھے دودھ پھینیاں
اُڑ رہی ہیں - کہیں پُوری کچوری لڈو برفی کی چکھوتیاں ہو رہی
ہیں - کوئی دہی بڑوں کے چٹخارے لے رہا ہے - کوئی بیچارہ بیٹھا
تنور کی آس تک رہا ہے - کوئی جھرنے میں دھما دھم کُود رہا ہے
کوئی پھسلنے پتھر پر پھسل رہا ہے کہیں پہلوانوں کے کمالے ہو رہے
داؤں پیچ
ہیں - کوئی اُمریوں میں جُھولے پر کھڑا پینگ چڑھا رہا ہے - کوئی
تالاب میں تیر رہا ہے - سودے والے آوازیں لگا رہے ہیں - کالی
ہی بھونرالی جامنیں ہیں نون والی ہی نے نمکین - نون کے
بتاشے لو! پال والا ہی لے لڈو ہے! جھرنے کا بتاشا ہی گولا ہے!
جامن آم

کیلا ہے بصری کا۔ بھٹے ہیں ہری ڈال و لے۔ سنگھاڑے ہیں تلاؤ کے ہرے ڈو دیا۔ چاٹ ہے نیبو کے رس کی۔ دہی بڑے ہیں مصالحے سقّے کھڑے کٹورے بجا رہے ہیں (یعنی کچا لو ۱۲)۔ کیا برف کی کھر چن ہے۔ پانچوں کپڑے ہی سرد ہیں۔ کوئی سبیل (ٹھنڈا پانی ۱۲) پکار رہا ہے۔ پیاسوں سبیل ہے مولیٰ کے نام کی۔ کوئی کہتا ہے تیرے پاس ہے تو دیجا نہیں پی جاؤ مولے۔ لکڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہیں۔ ہیجڑے دکانوں پر جھلا دے مورے تائیں گاتے اور مانگتے پھرتے ہیں۔ نو ٹنگی والے گا رہے ہیں ہم پردیسی پاؤنے جو رین کیو بسرام۔ بھور بھئے اُٹھ جائیں گے بسے تہارو گام (گاؤں) + ہم پردیسی رہے کہ جا ئیا ہم پردیسی رہے۔ مداری کے تماشے۔ یہاں چھل بٹے ہو رہے ہیں۔ شُہدے امیروں کے مکانوں کے نیچے شور مچا رہے ہیں۔ بینوا (فقیروں کا فرقہ) آزاد (فرقہ) خُمرے (فرقہ) رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کیے ہوئے۔ اپنی اپنی صدا کہہ رہے ہیں۔ کچھ راہِ خدا دیجا جا تیرا بھلا ہو گا۔ بھلا کر بھلا ہو گا۔ سوداگر نفع ہو گا۔ غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ ہے۔ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔ رام رام کر لے پنچھی - یہ کایا نہیں پاویگا۔

کنکر چُن چُن محل بنایا مُورکھ (بیوقوف) کہے گھر میرا رے۔ نا گھر تیرا نا گھر میرا
چڑیوں رین بسیرا رے۔ رام رام کر لے اچھے بندے یہ کایا نہیں
پاویگا۔ ماٹی (مٹی) اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرہیانا رے۔ ماٹی کا کلبوت (قالب)
بنا اُس میں کلب (قلب) سمایا رے۔ رام رام کر لے اچھے بندے یہ کایا پھر نہیں
پاویگا + کہیں حسینی برہمن (فرزند فقیر) چادر بچھائے کھڑے کہہ رہے ہیں۔
عزیزو حقتعالے کبریا ہے + شرف جس نے پیمبر کو دیا ہے ؛
لو اب تیسرا پہر ہوا۔ اُدھر شاہزادوں کی سواری۔ ادھر پنکھے کی
تیاری ہونے لگی۔ شہر کے رئیس اور امیر غریب اچھے اچھے رنگ برنگ
کے کپڑے پہن کر نئی سج دھج (انداز) نرالی انوٹ انوکھی وضع (نئی وضع ۱۲) سے اپنے
اپنے کمروں برآمدوں چھجوں کوٹھوں چبوتروں پر ہو بیٹھے۔
ایلو وہ پہلے آتشباز قلعی گر زردوزوں کے پنکھے نفیری بجتی ہوئی
امیروں کے مکانوں کے نیچے ٹھیرتے ٹھیراتے انعام لیتے لواتے۔
چلے آتے ہیں۔ اہاہا! دیکھنا! وہ پھول والوں کے پنکھے کس دھوم سے
آئے۔ کیا بہار کے پنکھے ہیں۔ آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ہزار ہزارے
چھوٹتے۔ نفیری والے کس مزے سے۔ میرا پیا گیا ہے بدیس۔ موہے

چونری کون رنگا دے۔ بیر ساون آیو ری۔ نفیری میں گاتے۔
ٹھٹکتے ٹھٹکاتے روپے رولتے چلے آتے ہیں۔ پیچھے شاہزادے ہاتھیوں پر
سوار۔ آگے سپاہیوں کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی
میں مختار بیٹھے مورچھل کرتے ہوئے نقیب چوبدار پکارتے ہوئے۔
صاحب عالم پناہ سلامت چلے آتے ہیں۔ انکے پیچھے اور امیر اُمراء کے
ہاتھی چلے آتے ہیں۔ دیکھو رستے میں کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ آدمی
آدمی پر گرتا ہے۔ کوٹھے چھجے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے پڑتے ہیں
وہ میٹھی میٹھی پھوار۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ نفیری کی بھینی
بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے۔ وہ سہانا سہانا جنگل! اور وہ آدمیوں
کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے۔ اِس دھوم دھام سے شام کو
بادشاہی محلوں کے نیچے پہنچے آئے۔ شاہزادے ہاتھی پر سے اُتر کے اپنے
کمروں پر آبیٹھے۔ اور سب پیدل ہو گئے۔ حضور جلونوں میں اُوپر بیٹھے
ہیں۔ اب نفیری والوں کی سیر دیکھو! کیسی جان توڑ توڑ کر نفیری
بجا رہے ہیں۔ جھوجے اُوپر سے چھنا چھن انکی جھولیوں میں روپے پھینک
رہے ہیں۔ انعام لے لیکر سب رخصت ہوئے۔ پنکھے درگاہ میں جا کر چڑھا دیے

رات بھر ناچ رنگ کی محفلیں ہوئیں۔ ڈھولک۔ ستار۔ طنبورہ۔ طبلہ۔ کھڑکتا رہا۔ صبح کو سونے چاندی کے چھلّے۔ انگوٹھیاں۔ اکّے۔ نونگے پوتھوں کے لچھے۔ موتیوں کے ہار اور کنٹھیاں۔ شیشوں کے ہار۔ اور لال سبز زرد اودے۔ پچرنگے۔ سُوت کے ڈورے۔ پنکھیاں پراٹھے پنیر کھویا۔ یہاں کی سوغاتیں لے لوا چلنا شروع کیا۔ شام تک سب میلہ بھرّی ہو گیا بادشاہ ساری برسات یہیں گزارینگے سیرِ و شکار۔ کُل سلطنت کے کاروبار سر انجام ہوتے رہیں گے دیکھو! جو بیگماتیں سیر میں نہیں آئیں اُنھوں نے اپنے چھوٹوں کو قلاقند موتی پاک لڈو کی ہنڈیاں آٹے سے مُنہ بند کر کے چِٹھیاں لگا اور بٹوؤں میں اشرفیاں روپے ڈال۔ چوبداروں اور خواصوں کے ساتھ بھینگیوں میں بھیجیں۔ سب نے پانچ پانچ چار چار دو دو روپے چوبدار اور خواصوں کو انعام کے دیے۔ اور اُنکے لیے سوغاتیں یہاں سے بھیجیں۔ لو صاحب پھولوالوں کی سیر ہو چکی ؞

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اُسکے مرنے کی

خبر مشہور نہیں کرتے تھے۔ یہ کہدیتے تھے کہ آج گھی کا کُپا لُنڈھ گیا۔
نہلا دُھلا کفنا کر چُپ چپاتے قلعہ کے طلاقی دروازے سے اسکا
جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے۔ نوبت نقّارے اُلٹے اور
کڑاھیاں چولھوں پر سے اُتار دیتے تھے۔ سب رسمیں خوشی
کی موقوف ہو جاتی تھیں۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے
ہی شادیانے بجنے لگے۔ سلامی کی توپیں چلنے لگیں۔ بعضے
یہ بھی کہتے ہیں کہ بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لاکے
رکھتے تھے۔ دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے مُنہ پر پاؤں
رکھکر تخت پر بیٹھتا تھا۔ اکبر شاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف ہو گئی
تھی؛

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو! نالکی میں جنازے کا صندوق ہے۔ سر سے پاؤں تک
شامی نالکی پر لپٹی ہوئی ہے۔ بیٹے پوتے۔ امیر امرا، نالکی کے ساتھ
ساتھ مُنہ پر رومال رکھے۔ آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہاتے
کِس غم کی حالت میں ادب سے چلے جاتے ہیں۔ دیکھنے والوں
کے دل بھرے آتے ہیں۔ کلیجے مُنہ کو آتے ہیں۔ آگے آگے خاصے

گھوڑے سپاہیوں کے تُمن اُلٹی بندوقیں کندھوں پر رکھے
تاشہ مرفہ اُلٹا کئے پیچھے ہاتھی - ہاتھیوں پر شیر مالیں روپے -
اُٹھنیاں چونّیاں دوانّیاں اور ٹکے خیرات کے رکھّے ہوئے
چلے آتے ہیں - سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو اُمنڈی چلی آتی
ہے عورت و مرد بے اختیار ڈاڑھیں مار مار کر رو تے ہیں -
جامع مسجد میں جنازہ آیا - حوض پر جنازے کی پالکی رکھّی گئی -
ہزاروں آدمی جمع ہو گئے - سب نے جنازے کی نماز پڑھی -
وہاں سے شہر کے باہر جنازہ آیا - سب جلوس رخصت ہوا خاص
خاص لوگ جنازے کے ساتھ گئے - حضرت خواجہ صاحب کی
درگاہ میں جنازہ دفن کیا - شیر مالیں اٹھنّیاں چوانّیاں -
دوانّیاں اور ٹکے محتاجوں کو بانٹے - خادموں کو روپے دیے
فاتحہ پڑھی - قبر پر دوشالہ ڈالا - ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے
کو ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب رخصت ہوئے - بادشاہ
کے ہاں سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا ؂

پھول

دیکھو! دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولوں کی تیاری ہوئی
اچھے سے اچھا کھانا پک رہا ہے۔ ڈھیر سے الائچی دانے آئے
سب لوگ جمع ہوئے۔ ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا سب نے
پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا۔ الائچی دانوں کے ایک ایک دانے پر
بلکے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا۔ پھر ختم ہوا۔ قرآن شریف اور کلموں
کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا۔ الائچی دانے سب کو بٹ گئے
بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا۔ اپنے اپنے
مقدور کے موافق عزیز اقرباؤں نے حاضری کے روپے دیئے
دستر خوان بچھا۔ سب نے کھانا کھایا۔ رخصت ہوئے ؛

اندر محل میں بادشاہ تشریف لائے۔ بہو بیٹوں داماد بیٹیوں
کو سوگ اتروانے کے دوشالے۔ بیویوں کو رنڈسالے مرحمت فرمائے
اُس وقت کا کہرام دیکھو۔ کلیجا پھٹا جاتا ہے۔ بے اختیار رونے
کو جی چاہتا ہے۔ ہائے ان کی سب اُمیدیں خاک میں مل گئیں
ساری حسرتیں دل کی دل ہی میں رہگئیں۔ حضور بھی آبدیدہ
ہوئے اور بہت سی تسلی تشفی کی۔ اور فرمایا۔ اما صبر کرو۔ صبر کرو

رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں۔ تقدیر الٰہی میں کسی کو دم
مارنے کی جائے نہیں۔ صبر کے سوا یہاں اور کچھ علاج نہیں۔
نویں دن دسویں کی فاتحہ۔ اُنیسویں دن بیسویں کی فاتحہ ہوئی
ایک ایک جوڑا دوشالے سمیت اور بہت سی باقرخانیاں اور
میٹھے کی طشتریاں اللہ کے نام دیں اور دو دو باقرخانیاں
ایک ایک میٹھے کی طشتری سب کو نام بنام تقسیم ہوئیں۔ آٹھ
سات دن پہلے بانس کی کھپچیوں کی کھانچیوں میں سات سات
طرح کی مٹھائیاں طشتریوں میں لگا بسمے کے چھپے ہوئے لال
جھنتی کے کسنے کس تورے پوش ڈال بھینگیوں میں لگا لگا کے
چوبداروں کے ہاتھ نام بنام سب کے ہاں پہنچیں۔ جب کھانچیاں
بٹ چکیں۔ چالیسویں کی تاریخ مقرر کرکے سفید کاغذ پر رقعے لکھوا
کنبے میں بھیجے۔ میر عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا۔ اُس نے
پہلے قبر کا کڑہ کھلوا۔ گلاب کیوڑے کے شیشے اور عطر اندر ڈال کر
اُوپر پکّی قبر بنوا۔ اُوپر سنگ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیّار
کردی۔ اُنتالیسویں دن رات کو بہت سا کھانا پکا۔ سب کنبے کے

لوگ اکٹھے ہوئے۔ دیکھو جس جا ہے انتقال ہوا تھا وہاں ایک
کھانے کا تورہ۔ اور جوڑہ۔ دوشالہ جانماز۔ تسبیح۔ مسواک۔ کنگھا
جوتی کشتی میں لگا کے اور تانبے کے برتن غوری رکابی طشتری
قفلی بادیہ کٹورہ سفلدان پتیلا پتیلی لگن لگنی سینی
چمچہ کفگیر تھالی سرپوش چلمچی آفتابہ بسندانی وغیرہ رکھے
گئے۔ اور دو لال سبز طوغیں سوا من چربی کی سرہانے روشن
ہوئیں۔ رات بھر رونا پیٹنا رہا۔ صبح کو سب قبر پر آئے۔ کمخابی
شامیانہ چاندی کی چوبوں پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا۔ اس کے گرد
پھولوں کا چھپر کھٹ بنا۔ بیچ میں کمخاب کا قبر پوش پھولوں کی
چادر ڈالی۔ سرہانے کھانے کا تورہ اور برتن رکھے۔ لوبان اگر
روشن ہوا۔ جوڑہ قبر کو پہنایا۔ پائنتی جوتی رکھی۔ زنانہ ہوا۔ بیگماتیں
آئیں خوب روئیں پیٹیں۔ باہر ختم ہوا۔ الائچی دانے ختم کے سرکو
بٹے پھر قوالی ہوئی۔ قوالی کے بعد سب نے کھانا کھایا۔ اللہ کے نام ٹھولیا
تیسرے پہر کو پھر ختم ہوا۔ وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادموں
کو دیے۔ اپنے گھر آئے۔ سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ دہی دسویں

بسیویں کی طرح ہوئیں۔ برسی کی فاتحہ میں تورہ جوڑہ برتن وغیرہ
مرنے کی جائے نہیں رکھے گئے۔ اور نہ وہ طوغیں روشن ہوئیں
باقی رسمیں چالیسویں کی طرح ہوئیں پہلے سال جو مُردے کی فاتحہ
ہوتی ہے اُسے برسی کہتے ہیں۔ اُسکے بعد پھر جو ہر سال برسویں
دن فاتحہ ہوگی وہ دبیہ کہلاتا ہے۔ بزرگوں اور بادشاہوں
کے دبیسے کو عرس کہتے ہیں ؛

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنت کہ کتاب نایاب ومرقعہ لاجواب یادگار
خاندانِ تیموری بساعت سعید وآوانِ حمید مطبع
ارمغانِ دہلی واقع ترکمان دروازہ اندرون حویلی مظفر خاں
منشی آغا مرزا منیجر مطبع کے اہتمام سے چھپکر
درمیان ۱۸۸۵ء
مقبول خاص وعام ہوئی

تقریظ

عالی جناب معلّے القاب صاحبِ عالم و عالمیان شاہزادہ میرزا محمّد سُلیماں شاہ صاحب گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

مَیں نے اِس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس میں ہمارے دو آخری بزرگوں کا طریق معاشرت لکھّا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہ کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ میں پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر یعنی حضرت والد مغفور کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہے لکھی ہے۔ اِس لئے مَیں تصدیق کرتا ہوں کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے وہ ٹھیک و درست ہے۔ مولف نے صاحب مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمایش سے اِس کتاب کو لکھا۔ اور

نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا • دستخط خاص شاہزادہ

صاحب موصوف الصدر



پانزدہم فروری ۱۸۸۵ء

Bazm-i-Akhir.

OR

THE LAST ASSEMBLY.

Containing an account of the Public and Private lives of the last two Moghal Kings of Delhi, their Durbars and Processions, fairs and amusements.

TOGETHER

WITH COPIOUS EXAMPLES ILLUSTRATIVE OF THE LANGUAGE AND PECULIAR IDIOMS USED BY MEMBERS CF THE ROYAL FAMILY, .MALE AND FEMALE.

WITH THREE ILLUSTRATIONS.

1.—*Portriat of Bahadur Shah.*

2.—*Dcrbar (Audience).*

8.—*Sawari (Procession).*

Published at the Armughan-i-Delbi Press
DELHI TURKMAN CATE.

PRICE RS. 5 PER COPY.